REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP 3.

جلد ۳۴ — شمارہ ۶

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

نائب ایڈیٹر :- جلیل احمد اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۱۴ جمادی الاوّل ۱۴۰۵ھ — ۷ تبلیغ ۱۳۶۴ ہش — ۷ فروری ۱۹۸۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۷ تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جو ہفتہ زیر اشاعت کے دوران موصول ہونے والی تازہ اطلاعات کے مطابق لندن میں خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۷ تبلیغ (فروری) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بہت کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و بچگان خدا کے فضل سے بخیریت ہیں الحمد للہ۔

● مقامی طور پر جملہ درویشان کرام خدا کے فضل سے بخیریت ہیں ثم الحمد للہ۔

خدا کے دربار میں حاضری کے آداب اور اس کے تقاضے

نماز با جماعت کیلئے خدا کے گھر میں حاضر ہونا اور اس کے آداب کو ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے

مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

آج کا یہ دور جس میں سے انسان گذر رہا ہے یہ انسانی تاریخ میں تہذیب اور ترقی کے لحاظ سے ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ موجودہ معاشرہ میں وہ شخص زیادہ موقر و مہذب سمجھا جاتا ہے جو تہذیبی آداب کی زیادہ پاسداری کرتا ہے۔ ہر مجلس یا دربار کے آداب مختلف ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس امر میں قطعاً کوئی اختلاف نہیں کہ ہر مجلس یا مقام کے آداب کو جس قدر کوئی زیادہ اہتمام کے ساتھ ملحوظ رکھتا ہے اسی قدر اس کو مہذب گردانا جاتا ہے۔ اور عزت و تکریم کا مستحق قرار دیا جاتا ہے۔ اور جس شخص کو ایسے تہذیبی آداب کا شعور یا لحاظ نہ ہو وہ معاشرہ میں کبھی اپنا مقام پیدا نہیں کر پاتا۔ اگر انسانی مجالس اور درباروں کے آداب کو ملحوظ رکھنا اس قدر ضروری ہے تو وہ ہستی جو احکم الحاکمین اور تمام کائنات کی خالق و مالک ہے۔ اس کے دربار میں حاضری کے آداب اور سلیقوں کو بأحسن ملحوظ رکھنا اور بجا لانا کہیں زیادہ ضروری اور اہم ہے۔

قرآنی تعلیم کے مطابق نماز با جماعت کے لئے خدا کے گھر میں حاضر ہونا اور اس کی عظمت و شان کے شایان آداب کو ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ خدا کے دربار میں ایسے اطوار و انداز اختیار کرنا جن سے بے ادبی و بیباکی ٹپکتی ہو۔ اور گستاخی کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہوں یا اس کی پُر وقار اور پُر سکون فضا میں مخل ہونا دربارِ خداوندی کے آداب کے منافی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا صحیح احساس پیدا کرنے کی غرض سے عبادت کی نہایت پُر حکمت کیفیت بیان فرمائی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جب انسان خدا کے حضور عبادت کی غرض سے کھڑا ہو تو اس کے انداز بتا رہے ہوں کہ وہ اپنے سامنے خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اور اگر یہ اعلیٰ کیفیت اس کی عبادت میں پیدا نہ ہو پائی ہو تو کم از کم اس احساس سے اس کی عبادت خالی نہ ہو کہ خدا تو اسے دیکھ رہا ہے۔ لیکن اگر کسی کو یہ چار ہے کہ یہ دونوں لذتیں نصیب نہ ہوئیں تو ایسے انسان کو ایسی بے مزہ عبادت سے کیا ملا۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عبادت کی یہ کیفیت بیان فرما کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ دربار خداوندی دراصل رؤیت کا وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے خدا کو دیکھتا ہے اور اس کا خالق و مالک پروردگار اس پر نگاہِ کرم ڈالتا ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے متعلق ایک روایت "مسند اہل بیت" میں مذکور ہے کہ جب آپ نماز کے لئے وضو کا ارادہ کرتے تو آپ کا رنگ فق ہو جاتا۔ جب آپ سے کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا اس خدا کے حضور حاضر ہو رہا ہوں جو زمین و آسمان کا مالک اور صاحب عظمت و جبروت ہے۔ اور جب آپ دروازے پر پہنچتے تو اپنا سر اوپر اٹھاتے اور یوں التجا کرتے۔ اے اللہ تیرے دروازہ پر تیرا غلام حاضر ہے۔ اے میرے محسن تیرے حضور ایک خطاکار حاضر ہوا ہے اور تیرا حکم ہے کہ ہم اپنے خطاکاروں سے احسان کا سلوک کرتے ہوئے درگزر کریں۔ اور اے اللہ! تو تو محسن حقیقی ہے اور میں خطاکار پس اے میرے کریم میری خامیوں اور برائیوں سے اپنی حسین و جمیل صفات کے صدقے درگذر فرما۔ اس کے بعد آپ خدا کے گھر میں قدم رکھتے۔

پس خدا کے دربار میں حاضری کے آداب کا تقاضا ہے کہ :-

اوّل :- اس کی عظمت اور بلند و بالا شان کا انسان پورا پورا خیال رکھے۔

دوئم :- یہ کہ انسان پوری توجہ اور انابت کے ساتھ ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے۔

سوئم :- یہ کہ خدا تعالیٰ کے گھر میں صف بستہ عبادت کا وقت صرف کرے۔ اور کوئی بے کار اور خوش گپیوں کی جگہ تصور نہ کرے۔ "قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ" کا یہی تقاضا ہے کہ خدا کے حضور چاکرانہ انداز سے اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کا نذرانہ پیش کیا جائے۔

احباب اس امر کا پورا پورا خیال رکھیں کہ خدا کے گھروں کے نام تبدیل ہو جانے سے ان کے آداب میں کوئی کمی نہ آنے پائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم اس کے دربار میں بار بار حاضری کے ساتھ اس کی بندگی کے سامنے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی مارکیٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ "بدر" قادیان
مورخہ ۷ رتبلیغ ۱۳۶۴ ہش

حضرت مسیحؑ کا یوم پیدائش

قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ وہ خدائے علیم وخبیر کی طرف سے اہل کتاب کے اختلافات کا تصفیہ کرنے کے لئے حَکَم بن کر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَھُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْہِ ۔ (سورۃ النحل: ۶۵)

یعنی ہم نے تجھ پر اس کتاب کو اِسی لئے اُتارا ہے کہ جس بات کے متعلق انہوں نے (باہم) اختلاف پیدا کر لیا ہے اُس کی اصل حقیقت کو (یہ کتاب) ان پر روشن کرے۔

قرآن حکیم کے اِس پُرشوکت دعویٰ کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے بحیثیت حَکَم نہ صرف بہت سے بے بنیاد مسیحی عقائد کی اصلاح کی ہے بلکہ حضرت مسیحؑ کی زندگی کے اصل حالات اور حقیقی خدوخال کو بھی نمایاں کیا۔

منجملہ دیگر امور کے مسیحی فرقوں میں آج بھی حضرت مسیحؑ کی تاریخ پیدائش سے متعلق شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک فرقہ ماہ مارچ یا اپریل کو مسیحؑ کا زمانہ پیدائش قرار دیتا ہے جبکہ عیسائیوں کی اکثریت ۲۵ ردسمبر کو حضرت مسیحؑ کے یوم پیدائش کے طور پر مناتی ہے۔ جو قرآنی بیان، تاریخی شواہد اور عصر حاضر کے محققین کی رائے سے مطابقت نہیں رکھتی۔ یہ قرآن مجید ہی کا اعجاز ہے کہ اس نے سب سے پہلے اِس رازِ سربستہ سے پردہ اُٹھایا۔ اور تُسٰقِطْ عَلَیْکِ رُطَبًا جَنِیًّا ○ (مریم: ۲۶) کے انتہائی جامع الفاظ میں حضرت مسیحؑ کے زمانہ پیدائش کی تعیین کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ واقعہ ایسے موسم میں رُونما ہُوا جب ارض کنعان میں کھجوریں پک چکی تھیں۔ واضح رہے کہ بائیبل میں بھی بیت اللحم (مسیحؑ کے مقام پیدائش) کو کھجوروں کا علاقہ قرار دیا گیا ہے۔ (قاضیوں $\frac{1}{16}$) اور جان ڈی۔ ڈیوس کی بائبل ڈکشنری میں لفظ YEAR کے تحت یہ وضاحت موجود ہے کہ ستمبر میں جبکہ یہودیوں کا مہینہ "آیشُول" ہوتا ہے ارض کنعان میں کھجوریں پک جاتی ہیں (ملاحظہ ہو صفحہ ۲۸۷)۔ پس یہ خصوصیت صرف اور صرف قرآن مجید ہی کو حاصل ہے کہ اس نے سب سے پہلے یہ محیّر العقول تاریخی انکشاف فرمایا کہ حضرت مسیحؑ کی پیدائش ایسے موسم میں ہوئی تھی جب کھجور پک کر بالکل تیار ہوتی ہے۔ یعنی وہ موسم گرما تھا نہ کہ شدت سرما۔ جس میں عیسائی دُنیا ولادت مسیحؑ کا دِن یعنی کرسمس مناتی ہے۔

قرآن مجید کے اِس حیرت انگیز تاریخی انکشاف کی تصدیق بہت سے دوسرے شواہد سے بھی ہوتی ہے۔ مثلاً انجیل لوقا میں یسوع مسیح کی پیدائش کے وقت کے موسم کی طرف بایں الفاظ اشارہ کیا گیا ہے کہ:۔

"اسی علاقہ میں (جہاں یسوع مسیح پیدا ہوئے) چرواہے تھے جو رات کو میدان میں رہ کر اپنے گلے کی نگہبانی کر رہے تھے۔" (لوقا باب ۲ آیت ۸)

واضح رہے کہ کرسمس کے ایام میں بیت اللحم کا علاقہ شدید سردی، برف باری، کُہر اور موسلا دھار بارشوں کی لپیٹ میں ہوتا ہے۔ ایسے موسم میں گلوں کو رات کے وقت کھیتوں میں نہیں رکھا جا سکتا۔

انجیل لوقا حضرت مریم کا بیت اللحم میں جانا مردم شماری کی وجہ سے بتاتی ہے جبکہ رومی تاریخ سے ثابت ہے کہ مسیحؑ کی پیدائش کے سال میں کوئی مردم شماری نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ یوسیفس کے بیان کے مطابق مردم شماری مسیحؑ کی پیدائش کے ساتویں سال میں ہوئی تھی۔

جرمن محقق ورنر کیلر (WERNER KELLER) اپنی کتاب THE BIBLE AS HISTORY میں بعنوان "ستارہ بیت اللحم" رقم طراز ہے:۔

"عیسائی دُنیا یسوع مسیح کی پیدائش کا دن یعنی کرسمس $\frac{24}{25}$ ردسمبر کو مناتی ہے حالانکہ علم ہیئت کے ماہرین، کلیسیائی اور غیر کلیسیائی مورخین کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ یسوع مسیح کی پیدائش کے لئے ۲۵ ردسمبر صفر سال عیسوی کوئی مستند تاریخ نہیں ہے نہ مسیح اس دن پیدا ہوئے اور نہ اس سال۔ اس غلطی کی ذمہ داری ایک سنجیدہ درویش DIONYSIUS CXIGVUS پر عائد ہوتی ہے جس نے مسیحی جنتری کی ترتیب کے وقت بہت سی غلطیاں کی ہیں اور غلط اندازے لگائے ہیں۔"

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

اَے زمانے کے مالک ....

از محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے ربوہ

بہت ہو چکی اَے زمانے کے مالک۔ بس اب اپنے لطف و کرم کی نظر کر
ترے عرش کو جو ہلا دے الٰہی۔ دُعاؤں میں اب تو وہ پیدا اثر کر
ہمیں اپنی رحمت کے سائے میں لے لے۔ ہمارے گناہوں سے تو درگزر کر

بہت ہو چکی اے زمانے کے مالک۔ بس اب اپنے لطف و کرم کی نظر کر

نہیں آسرا کوئی تیرے سوا بس۔ تجھی پہ جمی ہیں ہماری نگاہیں
بجز تیرے دَر کے کہیں میرے مولا۔ کسی کو بھی ملتی نہیں ہیں پناہیں
کرم کر الٰہی تو اب تو کرم کر۔ کہ اشکوں سے تر ہو گئیں سجدہ گاہیں

بہت ہو چکی اَے زمانے کے مالک۔ بس اب اپنے لطف و کرم کی نظر کر

الٰہی دُعاؤں کی توفیق دے دے۔ کہ سجدوں میں یہ گڑگڑانے کے دِن ہیں
ہمارے قدم ڈگمگانے نہ پائیں۔ یہ ایمان کو آزمانے کے دِن ہیں
خداوند ا بندے خدا بن گئے ہیں۔ یہی تیری قدرت دکھانے کے دِن ہیں

بہت ہو چکی اَے زمانے کے مالک۔ بس اب اپنے لطف و کرم کی نظر کر

نہیں دین میں کوئی اِکراہ لیکن۔ بیانوں پہ پہرے بٹھائے گئے ہیں
مساجد پہ بندش لگائی گئی ہے۔ اذانوں پہ پہرے بٹھائے گئے ہیں
قلم کی بھی جنبش پہ پابندیاں ہیں۔ زبانوں پہ پہرے بٹھائے گئے ہیں

بہت ہو چکی اے زمانے کے مالک۔ بس اب اپنے لطف و کرم کی نظر کر

جو تُو نے اُتارا تھا اُس دین سے اب جُدا اِک نرالا نصاب آگیا ہے
عمل جس کا بھی تیرے اسلام پر ہے، وہ ہر شخص زیرِ عتاب آگیا ہے
ترے نام پر ہو رہی ہیں وہ باتیں، کہ انسانیت کو حجاب آگیا ہے

بہت ہو چکی اَے زمانے کے مالک۔ بس اب اپنے لطف و کرم کی نظر کر

الاؤ دہکتے ہیں نفرت کے ایسے۔ خلوص و محبت کے گھر جل رہے ہیں
وہ احساسِ تقدیس مذہب ہے جاتا۔ مساجد کے دیوار و در جل رہے ہیں
زبانوں سے شعلے نکلتے ہیں ایسے، شرافت کے قلب و جگر جل رہے ہیں

بہت ہو چکی اَے زمانے کے مالک۔ بس اب اپنے لطف و کرم کی نظر کر

یہی التجا تجھ سے ہے میرے مولا۔ کہیں کوئی انساں نہ ٹھوکر نہ کھائے
مصائب کی ان یورشوں میں بھٹک کر کہیں کوئی انجان ٹھوکر نہ کھائے
کسی کے قدم ڈگمگانے نہ پائیں۔ کسی کا بھی ایمان ٹھوکر نہ کھائے

بہت ہو چکی اَے زمانے کے مالک۔ بس اب اپنے لطف و کرم کی نظر کر

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ اخاء ۱۳۶۳ ہش مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیات قرآنی تلاوت فرمائیں:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝
وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۗءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ
وَكُنْتُمْ عَلٰي شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى
الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ
وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُھُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ
وُجُوْهُھُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(سورۃ آل عمران آیت ۱۰۳ تا ۱۰۸)

اس کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم کی جو آیات میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں یہ سورۃ آل عمران سے لی گئی ہیں اور ۱۰۳ سے لیکر ۱۰۸ تک کی آیات ہیں جو میں نے تلاوت کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اسی طرح کرو کہ

تقویٰ کا حق

ادا ہو جائے۔ حَقَّ تُقٰتِہٖ ۔ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اور دوسرا حصہ ادا ہوگا لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کہ تم نے جان نہیں دینی، مرنا نہیں جب تک تم یہ یقین نہ کر لو کہ تم پوری طرح مسلمان ہو چکے ہو۔ ہرگز ایسی حالت میں جان نہیں دینی کہ تم مسلمان نہ ہو۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا یہ ایک بہت ہی بڑا مشکل کا مقام ہے اور تقویٰ کا حق ادا کرنا جیسا کہ قرآن کریم سے ظاہر ہوا ہے ایک ایسا فرض ہے جو زندگی کے ہر لمحے ساتھ رہتا ہے اور ایک لمحہ بھی اس سے جدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں کوئی لمحہ ایسا نہیں جس کے متعلق انسان کہہ سکے کہ میں فلاں لمحے مروں گا اس لئے اس وقت تقویٰ اختیار کر لوں گا۔ تو شرط اتنی مشکل کر دی، تعریف اتنی مشکل بنا دی کہ جب تک انسان ہر لمحے پہ تقویٰ کے ساتھ نگران نہ ہو جائے اس وقت تک حَقَّ تُقٰتِہٖ والی بات پوری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ کسی لمحہ بھی موت آ سکتی ہے اور ہر لمحہ انسان کو اپنے تقویٰ کا نگران ہونا پڑے گا۔ ایک عجیب آیت ہے جو بظاہر اتنی مشکل ہے کہ کسی انسان کے بس میں اس کے مقصد کو پورا کرنا نظر نہیں آتا۔ غیر معمولی طور پر اللہ کا فضل کسی بندے پر ہو تو وہ تو یہ کام کر سکتا ہے۔ لیکن ہر انسان کے قبضہ قدرت میں بظاہر یہ بات نظر نہیں آتی کہ تقویٰ کا ایسا حق ادا کرے کہ دن اور رات، سوتے اور جاگتے زندگی کا ایک بھی لمحہ اس پہ نہ گزرے جس میں وہ اللہ تعالیٰ کے خوف کے تابع زندگی نہ بسر کر رہا ہو لیکن جوں جوں ہم آگے بڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ اس مضمون کو آسان بھی کرتا چلا جاتا ہے اور ایسے طریق بتا دیتا ہے جن کو اختیار کرنے کے نتیجے میں کمزور سے کمزور بھی ایک حد تک اپنی ذمہ داری کو ادا کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس سے اگلی آیت میں

ایک اور تقویٰ کا معیار

پیش فرمایا گیا وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا تم ایک بات پر اگر قائم ہو جاؤ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسی عطا ہوگی جس کے نتیجے میں تمہاری نیکیاں قبول کی جائیں گی اور تمہاری کمزوریوں سے درگزر کی جائے گی اور وہ یہ ہے کہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ ۔ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو وَلَا تَفَرَّقُوْا۔ اور آپس میں افتراق نہ کرو۔ ایک دوسرے سے پھٹ نہ جاؤ۔ ایک دوسرے کے ساتھ رہو اور اپنی جمعیت کو منتشر نہ ہونے دو۔

حَبْلِ اللّٰہ کیا ہے؟ اس کے متعلق حقیقی اور اصلی تعریف تو یہ ہے کہ حبل اللہ نبی اللہ کو کہتے ہیں۔ کیونکہ آسمان سے کوئی رسی ظاہری طور پر تو ایسی نظر نہیں آتی اترتی ہوئی جس پہ کوئی مومن ہاتھ ڈال لے اور پھر اپنے آپ کو محفوظ سمجھنے لگے۔ جو کچھ بھی آسمان سے اترتا ہے وہ انبیاء کے ذریعے اترتا ہے اور انبیاء ہی حبل اللہ ہوتے ہیں جن کا ہاتھ انسان مضبوطی سے تھام لے تو گویا خدا کا ہاتھ تھام لیا۔ چنانچہ

بیعت کا یہی فلسفہ ہے

حبل اللہ کو تھامنے والے وہ تھے جنہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ہاتھ تھاما اور پھر وہ ہاتھ کاٹے تو گئے لیکن الگ نہ ہوئے۔ ایسا جوڑ تھا اس ہاتھ سے کہ پھر دنیا کی طاقت نہیں تھی کہ ان ہاتھوں کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہاتھ سے الگ کر دے۔ چنانچہ دوسری جگہ اسی مضمون کو واضح کرتا ہوا فرماتا ہے لَا انْفِصَامَ لَھَا اُن کا ہاتھ ایسے کڑے پر پڑ جاتا ہے۔ لَا انْفِصَامَ لَھَا وہ کڑا نہیں ٹوٹ سکتا۔ اور اس کڑے سے وہ ہاتھ جدا نہیں ہو سکتا۔ کسی طرح بھی وہ علیحدگی پھر ممکن نہیں رہتی۔ تو فرمایا کہ تم اگر اس اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دامن نہ چھوڑو تو پھر تمہیں کوئی خوف نہیں پھر جس آن بھی تمہاری موت آئے گی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ موت تقویٰ کی موت ہوگی۔ اب یہ بظاہر ایک بہت ہی مشکل مضمون تھا اور واقعۃً اس کا باریک پہلو بہت ہی مشکل ہے اور حقیقت میں وہ حق ادا کرنے والا جس کا پہلی آیت میں ذکر ہے سوائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کوئی بھی کامل صورت میں ممکن ہی نہیں سوائے اس کے کہ آپ کی پیروی میں کوئی قدم آگے بڑھائے۔ اور ظل بن جائے۔ لیکن فی ذاتہ اوّل طور پر یہ مقام صرف اور صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے جو اس آیت میں بیان ہوا لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔

"اُس کے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو"
(کشتی نوح)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱/بی راجندرا سرائی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

بہرحال آپ کے غلاموں کے لئے اللہ تعالیٰ نے مزید آسانیاں پیدا فرمائیں۔ اور یہ

بُنیادی شرط

مقرر فرمائی کہ اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑلو اور تفرقہ اختیار نہ کرو۔ جب انبیاء گزر جاتے ہیں۔ تو انبیاء کے بعد اُن کے خلفاء اُن کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اور بیعت خلافت بھی اسی لئے لی جاتی ہے۔ خلیفہ فی ذاتہٖ تو اللہ کی رسّی نہیں ہے لیکن اللہ کی رسّی کی نمائندگی کر رہا ہوتا ہے اس لئے حقیقت میں جب آپ خلافت کے ہاتھ میں بیعت کا ہاتھ تھماتے ہیں تو فی الحقیقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی غلامی کا عہد کر رہے ہوتے ہیں اُس کے سوا کوئی خلیفہ کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر وہ غلامی حاصل نہ ہو تو دو کوڑی کی بھی قیمت نہیں کسی خلیفہ کی۔ اس لئے جب اس طرف توجہ مبذول ہوتی ہے تو بیعت کی قیمت بھی بہت بڑھ جاتی ہے بیعت کی ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ جاتی ہیں اور لَا تَفَرَّقُوْا کے نتیجے میں جو انذار بھی ہے۔ اُس کی طرف بھی توجہ مبذول ہو جاتی ہے کہ کوئی انسان جب بیعت کرنے کے بعد ایسی حرکت کرتا ہے جس سے افتراق پیدا ہو جس سے دل پھٹتے ہوں اُس کا بہت ہی بڑا اور خطرناک نتیجہ نکل سکتا ہے اور تقویٰ کے اوپر ضرب لگانے والی بات ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اِس مضمون کو اور زیادہ وضاحت کے ساتھ اور کسی قدر نرمی اور رحم اور شفقت کے ساتھ بیان فرماتا ہے۔ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔ اگر تم ویسے خوف نہیں کھاتے تو کچھ یہ احساس ہی کرو کہ اللہ نے تم پر کتنا احسان کیا تھا۔ کتنی بڑی نعمت تھی جو خدا تعالیٰ نے تم پر نازل فرمائی اور کن تباہیوں سے تمہیں بچایا ہے، اتنا ہی احساس کرو۔ مختلف رنگ ہوتے ہیں سمجھانے کے۔ بعض لوگ انذار سے سمجھتے ہیں، بعض لوگ احسان یاد دلا کر سمجھتے ہیں۔ بعض تبشیر سے سمجھتے ہیں اور قرآن کریم کا یہ طریق ہے کہ ہر رنگ اختیار فرماتا ہے۔ جو دل جس مزاج کا ہو اُس کے دل پر کوئی نہ کوئی بات اثر کر جاتی ہے فرمایا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اللہ کی نعمت کا خیال کرو۔ انتہیٰ

عظیم الشان نعمت

خُدا نے تم پر کی اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ تم تو دشمن تھے باہم دِگر تم تو ایک دوسرے کی نفرتوں میں مُبتلا تھے۔ اور غیض و غضب کی آگ بھڑک رہی تھی تمہارے سینوں میں ایک دوسرے کے خلاف۔ فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ۔ تمہارے دلوں کو اس طرح محبّت سے باندھ دیا اللہ تعالیٰ نے فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا کہ تم بھائی بھائی بن گئے۔ غیر معمولی محبتیں نصیب ہوئی ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی وساطت سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کو اور اُسی طرف اشارہ ہے۔ اتنا شدید دشمنی میں مبتلا تھا عرب کہ ہر قبیلہ دُوسرے سے بٹا ہوا تھا۔ اور ہر عہد اور دوستی کے پیمان دراصل نفرت پر مبنی ہوا کرتے تھے۔ جس طرح آج کل کے زمانے میں دُنیا نفرتوں میں بٹی ہوئی ہے۔ تو دوستی کے عہد و پیمان کا مطلب ہے فلاں قوم کے خلاف ہماری دوستی ہے۔ فلاں دشمن کے خلاف ہماری دوستی ہے۔ اسی طرح عربوں کی حالت تھی۔ اور جب دُنیا تباہی کے کنارے پر پہنچا کرتی ہے تو یہی حال ہو جایا کرتا ہے۔ دوستی اپنے مثبت معنی چھوڑ دیتی ہے اور منفی معنے اختیار کر لیتی ہے۔ کسی کو دُکھ پہنچانے کے لئے دوستی، کسی پر ظلم کرنے کے لئے، دوستی، کسی کی دشمنی میں اتحاد، کسی کی عداوت میں اتفاق، یہ سارے قرینے

تباہی اور ہلاکت کے قرینے

ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں عرب سوسائٹی میں بہت نمایاں طور پر یہ خصوصیات پیدا ہو گئی تھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ۔ تم آگ کے کنارے پر پہنچ چکے تھے جس طرح آج کی دُنیا آگ کے کنارے تک پہنچ چکی ہے اور بڑھ رہی ہے۔ وہی حالت اُس وقت کے عرب کی تھی۔ فرماتا ہے فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا۔ عام دستور تو یہ ہے کہ جب قوموں میں یہ علامات پیدا ہو جایا کریں تو پھر وہ واپس نہیں آیا کرتیں۔ پھر وہ ہلاک ہو جایا کرتی ہیں۔ فرمایا یہ اللہ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ ہلاکت کے منہ سے تمہیں کھینچ کر واپس نکال لایا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے توسط اور آپ کے احسان کے نتیجے میں تمہیں اِس تباہی سے آزاد کر دیا۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کھول کھول کر اپنی آیات تمہارے سامنے رکھتا ہے۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے

یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اگرچہ مُرورِ زمانہ سے بعض جماعتوں میں اختلافات بھی پیدا ہو گئے تھے بعض نفرتوں نے بھی جگہ لے لی تھی۔ اتفاقات، اختلافات میں بدل رہے تھے اُس کے باوجود یہ جو دشمنی کا دور آیا ہے اور خاص طور پر یہ جو حکومت کی طرف سے جو معاندانہ رویہ اختیار کیا گیا اُس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ پھر جماعت پر یہ فضل فرمایا اور یہ بھی ایک بہت ہی عظیم الشان فضل ہے۔ جیسے جماعت کو کبھی بھلانا نہیں چاہیئے کہ بہت سی ایسی جماعتیں جن میں تیس تیس چالیس چالیس سال سے دشمنیاں چلی آرہی تھیں اُن کے اندر سارے اختلافات دُور ہو گئے اور باہمی محبت کے ساتھ ایک دوسرے کے لئے ایثار وقربانی کی رُوح سے وہ ملنے لگے چنانچہ کثرت کے ساتھ ایسی رپورٹیں مجھے موصول ہوتی رہی ہیں اور اب بھی ہو رہی ہیں کہ جن جن جماعتوں کے متعلق اختلافات کا پتہ چلا وہاں مرکزی نمائندے پہنچے اور اُن کو بتایا کہ دیکھو یہ دن کون سے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت کے ساتھ تمہیں لڑنے والوں افتراق پیدا کرنے والوں دشمنی کرنے والوں سے نکالا اور ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا تھا۔ اب تم اس حالت میں دوبارہ واپس لوٹ رہے ہو۔ جبکہ غیر بھی تمہارے دُشمن ہو چکے ہوں اگر خُدا کو بھی تم نے اپنا نہ بنایا تو تمہارا کیا رہے گا۔ چنانچہ یہ سادہ نصیحت کے کلمات جب جماعت کے کانوں تک پہنچے تو جو ردّعمل دکھایا ہے وہ حیرت انگیز ہے اور بعض معاف کرنے والوں کی چٹھیاں بھی مجھے آئی ہیں اور بعض معافی مانگنے والوں کی چٹھیاں بھی آئی ہیں۔ اور جو کیفیات انہوں نے لکھی ہیں وہ ناقابلِ بیان ہیں۔ کہتے ہیں آپ تصور نہیں کر سکتے کیسی لذتیں ہمیں عطا ہوئی ہیں اللہ کی طرف سے دشمنیاں بُھلانے کے نتیجے میں اور معافیاں دینے کے نتیجے میں بیسیوں سال اپنی جہالت میں ہم نے ضائع کر دیے ایک دوسرے کے خلاف نفرتوں کی تسلیم دی خاندانوں کو بانٹا۔ اُن کے لئے بھی آگ پیدا کی اپنے لئے بھی آگ پیدا کی۔ لیکن

یہ عجیب دَور ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان کے ساتھ ساری نفرتیں مٹا دیں اور بڑی محبت کے ساتھ ہم ایک دوسرے سے ملنے لگے ہیں چنانچہ ایک صاحب کا ابھی کل ہی خط آیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ

"بہت دیرینہ میری اپنے عزیزوں، اپنے چچا، اپنے بعض دوسرے رشتہ داروں

میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں

ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام

NO.75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD, BANGLORE- 560002
PHONE :- 223666

محتاجِ دعا۔ اقبال احمد جاوید مع برادران جے۔ این روڈ لائنز اینڈ جے۔ این انٹرپرائسز

قریب سے بشریکے کی دشمنیاں چلی آرہی تھیں نماز تو ہم ایک ہی مسجد میں پڑھتے تھے لیکن ۔۔ ایک دوسرے کو السلام علیکم نہیں کہا ۔ کہتے ہیں

"اب جب (اُن کو تو غالباً کسی نے نصیحت بھی نہیں کی خود ہی خیال آیا۔ یہ اللہ تعالےٰ کے فرشتے ہی جماعت کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر رہے ہیں) اُن کو ایک دن خیال آیا کہ یہ تو بڑا ظلم ہے کہ دشمن بھی ہمیں مار رہا ہے اور ہم بھی ایک دوسرے سے نفرت کا شکار ہوں۔ یہ تو نہیں ہو گا۔ چاہے مجھے جھکنا پڑے چاہے مجھے اپنا حق چھوڑنا پڑے۔ مَیں نے معافی میں پہلے ہاتھ بڑھانا ہے۔" (لکھتے ہیں) چنانچہ مَیں نے اپنے بزرگ سے جا کے نماز سے فارغ ہوئے ہی تھے تو اُن سے معافی مانگی اور وہ بھی جس طرح بے اختیار انتظار میں ہوں دوڑ کر بغل گیر ہو گئے۔ (لکھتے ہیں، "جو ہماری آنکھوں کا حال تھا جو ہمارے دل کی کیفیت تھی کوئی دنیا میں اُس کا تصور نہیں کر سکتا۔ ایسی

روحانی لذّت

تھی کہ خدا کے فضل کے سوا کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی۔" (لکھتے ہیں) "اُس چھکے میں مَیں وہاں ہی بیٹھ گیا کیونکہ میرا ایک اور بھی عزیز تھا جس سے میری لڑائی تھی۔ مَیں نے کہا اب وہ سلام پھیرے تو مَیں اُس سے بھی مل کے جاؤں گا۔ اور عجیب کہتے ہیں اتفاق تھا کہ اُس کے دل میں بھی نماز کے دوران یہی کیفیت پیدا ہو گئی۔ مَیں اُس کو تاک رہا تھا اور اُس نے سلام پھیرا اور دوڑ کے میری طرف آیا اور کہا مَیں پہل کرتا ہوں حالانکہ فیصلہ پہلے مَیں بھی کر چکا تھا کہ مَیں نے ہی پہل کرنی ہے۔"

یہ شہروں میں بھی واقعات ہو رہے ہیں دیہات میں بھی واقعات ہو رہے ہیں اور دُور دراز علاقوں میں آزاد کشمیر کے چھوٹے چھوٹے دیہات ہیں وہاں بھی یہ واقعات رُونما ہو رہے ہیں۔ یہ

خدا تعالےٰ کے فرشتے

ہیں جو خدائی تقدیر کے مطابق کام کر رہے ہیں اور ایک دفعہ پھر وہی دَور آ رہا ہے اللہ کے فضل اور احسان کے ساتھ کہ جس میں خدا تعالےٰ کے فرشتے دِلوں کو باندھا کرتے ہیں انسان کے بس کی بات نہیں۔ چنانچہ ایک صاحب نے اس تجربے کے بعد لکھا کہ

"اب تو یوں لگتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں پہنچ گئے ہیں اس طرح ہمارے دل صاف ہوئے ہیں اس طرح محبتیں پیدا ہوئی ہیں اپنے بھائیوں کے لئے کہ وہ جو تاریخ میں پڑھتے تھے واقعات وہ ذہن میں آنے لگ گئے ہیں۔"

چنانچہ یہ وہ مضمون ہے جسے خدا تعالےٰ پہلے خوف دِلا کر توجہ دلاتا ہے جس کی طرف، اعلیٰ ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ پھر آسان طریق بتا دیتا ہے کہ اتنا تو کر سکتے ہو کہ ایک ہاتھ جو

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ہاتھ میں

دے دیا اُسے واپس نہیں لینا کاٹا جائے تم پارہ پارہ کئے جاؤ۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤ لیکن اب یہ ہاتھ جو ہے یہ اب واپس نہیں جائے گا۔ یہ فیصلہ کر لو تو ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ تم سے وہی سلوک کریں گے جو سلوک اُن لوگوں سے ہوتا ہے جن کے متعلق فرمایا لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ جس لمحہ بھی اب تم پر موت آئے گی اس حالت میں۔ وہ لمحہ تمہارے آرام کا لمحہ لکھا جائے گا۔ پھر اُن کو جذبات کی دُنیا میں داخل کر دیتا ہے۔ احسانات کی باتیں فرماتا ہے کہ کس طرح تم پر نعمتیں کیں تم سے پیار کا سلوک کیا۔ کیا تم ایسے ہو جاؤ گے ناشکرے کہ اب یہ نعمتیں پانے کے بعد پھر اُن حالتوں میں واپس لوٹ جاؤ گے۔ اِس کے بعد فرمایا کہ جو نعمتیں تم نے پائی ہیں اِن کو اپنے تک محدود نہ رکھو اِن کو آگے پھیلاؤ۔ اور یہ جو حکم آتا ہے اب اُس میں صرف مسلمانوں کی جماعت مُراد نہیں ہے بلکہ غیر مسلم سوسائٹی تک بھی اِن نعمتوں کو پھیلانے کی کوشش کرو۔ یہ ہے اللہ تعالےٰ کا احسان۔

اور یہ ہے۔

قرآن کریم کی حیرت انگیز تعلیم

کہ جو نعمت اُتارتا ہے اُسے عام کرتا چلا جاتا ہے۔ مسلمان سوسائٹی کو پہلے اس بات کا اہل بناتا ہے کہ وہ اس نعمت کو خود قبول کرلے اور خود قبول کرنے کے بعد فرماتا ہے کہ تم نے اس پر بیٹھ نہیں رہنا۔ تمہاری منزل صرف یہ نہیں ہے کہ تم ایسے ہو جاؤ۔ اپنے ماحول کو بھی ایسا بناؤ فرمایا وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کہ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلامو! تم نے اس نعمت کو خوب پا لیا اب اس نعمت کو پھیلانے کی کوشش کرو اپنے گرد و پیش اپنے ماحول میں۔ یہی

محبتوں کی نہریں

جاری کر دو کیونکہ اِسی کا نام جنّت ہے۔ تم میں ایک اُمّت اِس بات پر وقف ہو جائے کہ لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے۔ امر بالمعروف کرے اور نہی عن المنکر کرے۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ یہی وہ لوگ ہیں جو بالآخر نجات پائیں گے اور فلاح پائیں گے۔ چنانچہ پاکستان کے احمدیوں کے اوپر یہ بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جب خدا تعالےٰ نے اُن پر اپنی نعمت نازل فرمائی اُن کے دل ملا دئے تو اِس بات پر خوش نہ ہوں نعوذ باللہ من ذالک کہ غیر آپس میں لڑ رہے ہیں۔ جو اُن کا مقدر ہے وہ اُن کے ساتھ ہے مگر تمہارا مقدر اُن کی وجہ سے نہیں بدلنا چاہیئے۔ تمہارا مقدر بہر حال وہی رہے گا کہ تم غیروں کو بھی نیکی کی طرف بلاؤ اور اُن کے دُکھوں پر خوش ہونے کی بجائے اُن کے دُکھ دُور کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ فلاح کی یہی راہ ہے جو قرآن کریم سے ہمیں معلوم ہوتی۔

پس اِس وقت

پاکستان کا معاشرہ

مُناقشتوں میں بٹ گیا ہے۔ بے انتہا دُکھ دئے جا رہے ہیں ایک دوسرے کو۔ خدا کے نام پر مساجد میں نہایت گندی مغلظات ایک دوسرے فرقے کے خلاف بولی جا رہی ہیں۔ اور کُھلم کُھلا یہ تعلیم دی جا رہی ہے مساجد سے کہ فلاں فرقے کے گھر جلاؤ تو تم جنّت میں جاؤ گے۔ فلاں فرقے کے مال لوٹو تو تم جنّت میں جاؤ گے۔ فلاں فرقے کے بزرگوں کی توہین کرو تو تم جنّت میں جاؤ گے۔ فلاں فرقے کے معززین کو گندی گالیاں دو تو تم جنّت میں جاؤ گے۔ عجیب عجیب نسخے بانٹے جا رہے ہیں جنّت کے۔ تو اِس بات پہ خوش ہونے کا کوئی مقام نہیں کہ یہی چیزیں پہلے تمہارے خلاف ہو رہی تھیں۔ بلکہ قرآن تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تمہیں جس طرح ہم نے اپنے فضل سے بچایا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے صدقے تم پر نعمتیں نازل فرمائیں۔ اب یہ نعمتیں تم غیروں میں بھی بانٹو۔ اور اُن کی سوسائٹی کی بھی اصلاح کی کوشش

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هُوَ النَّاصِرُ

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیے!

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی

فون نمبر ۔ ۶۱۷۰۶۹

کرو۔ پس تمام پاکستان کی جماعتوں پر یہ فرض ہے قرآن کریم کی طرف سے عائد
کردہ ہے کوئی میرا حکم نہیں ہے کہ وہ تمام پاکستان کی سوسائٹی میں بھی اصلاح
کی کوشش کریں۔ اصلاح معاشرہ کے لئے جہاں تک ممکن ہے جدّ و جہد کریں۔
اور لڑنے والوں کو سمجھائیں کہ دیکھو

خُدا کے نام پہ نفرت نہیں پھیلایا کرتے

خدا کے نام پر تو محبتیں پھیلا کرتی ہیں۔ یہ عجیب دن چڑھا رہے ہو تم کہ سورج
کے نام پر تاریکیاں اُتارنے لگے ہو۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی
محبت میں عورتوں کو بیوائیں بنا رہے ہو، بچّوں کو یتیم کر رہے ہو، گھروں کو
جلا رہے ہو۔ زندہ جلا دیئے ہیں بعض لوگ گھروں میں اور مساجد کو ویران
کر رہے ہو، مساجد کو منہدم کر رہے ہو پھر آگیں لگا رہے ہو تیل چھڑک چھڑک
کے۔ کس کی طرف سے تم آئے تھے کس کی طرف سے پیغام دینے لگے ہو کون
سا تم نے اپنا رُخ مقرر کیا تھا، کس طرف تمہاری منزل پھر گئی ہے۔ کچھ خدا
کا خوف کرو۔ نصیحت جو دل سے نکلتی ہے وہ اثر کرتی ہے۔ آپ دل کی آواز
اگر پہنچائیں گے اپنے معاشرے میں تو یقیناً اُس کا فائدہ پہنچے گا۔ انشاء اللہ۔
فرمایا وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا
جَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ۔ کہ تم نصیحت بھی کرو اور پھر نصیحت پکڑو بھی اُن سے۔ کیونکہ
جب تم نصیحت کروگے تو تم زیادہ اِس بات کے اہل ہو گے کہ اُن سے نصیحت
حاصل کرسکو۔ اور تمہاری اندرونی جمعیت کو مزید تقویت ملے گی۔ کیسے عظیم الشان

فطرت کے باریک راز

ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ ہمیں بتاتا چلا جاتا ہے۔ عجیب کلام ہے۔ یہ تو ایسا کلام ہے کہ
پڑھتے پڑھتے عاشق ہوئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا کوئی انسان۔ فرماتا ہے۔
ہم جو تمہیں کہتے ہیں دوسروں پر احسان کرو تو دراصل یہ تمہارا اپنے اوپر
احسان ہوگا۔ تم یہ نہ سمجھو کہ تم محسن بن جاؤ گے۔ خدا کی تقدیر ایسی ہے کہ نیکی
کرنے والے کو اُسی وقت تازہ تازہ جزا بھی ساتھ ملنی شروع ہو جاتی ہے۔
کسی نیکی میں خدا اُدھار نہیں رکھتا۔ فرمایا پھر تم جب نصیحت کروگے تو تمہیں
خیال آئے گا کہ افسوس یہ لوگ کہاں سے آئے تھے کہاں چلے گئے۔ اِن کا کیا
حال ہوا۔ اور تم اُس سے نصیحت پکڑو گے۔ اور تمہارے دل تقویت پائیں گے
اور یہ فیصلے کرو گے لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا۔ اُن لوگوں کی طرح ہم نے
نہیں ہونا جنہوں نے تفرقہ اختیار کرلیا۔ وَاخْتَلَفُوا اور آپس میں اختلاف
کر گئے۔ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ۔ بعد اِس کے کہ خدا کی طرف سے
کھلے کھلے نشانات اُن پر نازل ہوئے تھے۔ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔
اور ان لوگوں پر عذاب عظیم آنے والا ہے۔ اِس لئے اِن کو بچاؤ بھی اور اِن
حالتوں سے بچنے کی بھی مزید کوشش کرو۔ فرماتا ہے۔ یہ تو ہوگا۔ لیکن بعض
لوگوں کے مقدر میں بعض چیزیں لکھی جاتی ہیں۔ تم کوشش کروگے اُس کی
جزا پالوگے۔ لیکن جن کے مقدر میں فلاح نہیں ہے، جن کے مقدر میں ہدایت
نہیں ہے انہوں نے اپنے رستے پر چلتے رہنا ہے اِس لئے ہم تمہیں اُس (یہاں
سے کیسٹ میں مضمون واضح نہیں ہے۔ ناقل)
ناکامی اور نامرادی دیکھ لے۔ اور پھر کوئی بچنے کی راہ نہ پائے اُس وقت چہرہ
پھر کالا پڑ جایا کرتا ہے۔ ایک نحوست سی چھا جاتی ہے چہرے کے اوپر۔ تو فرمایا
یہ نحوست

تمہارے اپنے اعمال کا پھل

ہے۔ تمہیں، خُدا نے ایک نعمت عطا فرمائی تم نے اُس نعمت کا انکار کیا۔ محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے تمہیں محبت کی تعلیم دی تم نے اُس تعلیم کو
نفرتوں میں بدلا۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے رحم اور شفقت کی
تعلیم دی تم نے غیظ و غضب میں اُس کو تبدیل کر دیا۔ اُس کے نتیجے میں سوسائٹی
میں عذاب کا پیدا ہونا ایک لازمی امر تھا۔ اب جب تم اِس مقام پر پہنچ گئے
ہو تو یہ ہے مُنہ کا کالا ہونا۔ لیکن تم یہ جو سمجھ رہے ہو کہ یہ کھیل ہیں اور
اِن باتوں کے نتیجہ میں خدا کی غیر معمولی عذاب کی تقدیر نازل نہیں ہوا کرتی۔

تو ہم تمہیں یہاں متنبہ کرتے ہیں کہ یہ کوئی کھیل نہیں تھا۔ یہ انتہائی خوفناک
جُرم ہیں خدا کی نظر میں۔ اِس دُنیا میں تو جو سزا تمہیں مل رہی ہے وہ مل رہی
ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں بتاتا ہے کہ تم نے جو عذاب کا انکار کیا ہے کہ
اِن باتوں کے نتیجے میں عذاب نہیں آیا کرتے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اب
چکھو۔ اِن باتوں کے نتیجے میں عذاب آجایا کرتے ہیں۔ یہ جو عذاب ہے
یہ دوسرا عذاب ہے۔ ایک عذاب تو ہے لڑائی جھگڑے فساد کے نتیجہ
میں سوسائٹی ویسے ہی دُکھوں میں مُبتلا ہو جاتی ہے۔ اور اُس کے باوجود
کھیلتے رہتے ہیں لوگ اپنی زبان چاٹنے والی بلّی کی طرح وہ مزے لوٹتے رہتے
ہیں عذابوں کے۔ اور سمجھتے ہیں کہ بس یہی ہے ہم نے مارا ہمیں مزا آیا انہوں
نے مارا کچھ انہوں نے لُطف اُٹھا لیا۔ ایک کھیل چلتی ہے۔ لیکن ایسی قومیں
پھر ہلاک ہو جایا کرتی ہیں۔ اُن کے اوپر خُدا کے عذاب کے فرشتے پھر مسلط
کئے جاتے ہیں۔ فرمایا تم جو یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ نہیں ہوگا۔ یہ بھی ہوگا۔
اور اب تم اُس عذاب کی تیاری کرو جو خدا کی طرف سے اِن حالتوں میں
نازل ہوا کرتا ہے۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ۔
ہاں

وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہیں

نُورانی ہو گئے خدا کے فضل کے ساتھ اللہ کی رحمت میں ہیں۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔
وہ ہمیشہ اللہ کی اِسی رحمت میں رہیں گے۔ جو علامتیں ظاہر ہو رہی ہیں اِس وقت
پاکستان میں وہ نہایت ہی قابلِ فکر ہیں جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے آپس کے
اختلافات صرف مذہبی دُنیا تک نہیں ہیں بلکہ سیاسی دُنیا میں بھی اِسی طرح
کی تفریقات ہو چکی ہیں۔ صرف مذہبی حقوق نہیں دبائے جارہے بلکہ سیاسی
حقوق بھی دبائے جارہے ہیں۔ صرف مذہبی امور میں ہی غلط روش اختیار
کرنے والوں کی حوصلہ افزائی نہیں ہو رہی بلکہ سیاسی امور میں بھی پیشہ
در پیشہ کہ غلط نظریات پھیلانے والوں کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔
کچھ اندر سے ہو رہی ہے کچھ باہر سے ہو رہی ہے۔

نہایت ہی خوفناک حالت

تک پاکستان اِس وقت پہنچ چکا ہے۔ آنکھیں بند کرنے والوں کو تو کچھ بھی نظر
نہیں آیا کرتا۔ لیکن جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت عطا فرمائی ہے وہ دیکھ رہے
ہیں کہ کِس مقام کی طرف پاکستان پہنچ چکا ہے۔ اور اُس سے آگے پھر کیا ہے۔
چونکہ جماعت احمدیہ پر ذمّے داری ہے کہ قوم کو ہر قسم کی ہلاکت سے بچانے کی
کوشش کرے اِس لئے یہ وقت ایسا نہیں ہے کہ آپ اپنے انتقام لیں اور
چونکہ آپ پر ظلم کئے گئے ہیں اِس لئے خوش ہوں کہ کوئی فرق نہیں پڑتا، جب اِن
کو مار پڑ رہی ہے۔ قرآن کریم ایسے عذابوں کی بھی خبر دیتا ہے جو قومی عذاب
ہوتے ہیں۔ اُن میں نیک لوگ بھی پھر تکلیفیں اُٹھایا کرتے ہیں بدوں کے
ساتھ۔ اِس لئے جس حالت تک پاکستان پہنچ چکا ہے اور آگے بڑھتا چلا جارہا
ہے۔ وہ ایسے عذاب کی خبر دے رہی ہے حالت جس میں قومی طور پر عذاب
آجایا کرتے ہیں پھر بعض دفعہ نیک و بد میں وہ تمیز نہیں رہا کرتی جو عام حالات
میں پیدا کر دی جاتی ہے۔ ایک تمیز تو بہر حال ہوگی اُس میں تو کوئی شک نہیں۔
کہ جہاں تک احمدیت کی صداقت کا تعلق ہے

احمدیت کے قُرب الٰہی کا تعلق

اِرشادِ نبوی

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (بخاری)

ترجمہ :۔ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں بنتا جب تک کہ وہ اپنے
بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے

محتاجِ دُعا :۔ یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

ہے اپنے نیک بندوں کو خدا تعالےٰ غیروں سے ممتاز ضرور کرے گا۔ اِس میں تو کوئی شک نہیں۔ لیکن قومی عذابوں میں نیک بندوں کو بھی تکلیفیں ضرور پہنچ جایا کرتی ہیں۔ اور ایک تکلیف تو بہر حال پہنچتی ہے جب اپنے بھائی بندوں کو دکھوں میں مبتلا دیکھتے ہیں تو سب سے زیادہ دُکھ پھر یہی لوگ محسوس کرتے ہیں۔ اِس لئے تیار رہا کریں اِس بات کی۔ جو نعمت اللہ تعالےٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔ اُسے غیروں تک پہنچائیں اور اُن کو متنبہ کریں اور اُنہیں بتائیں کہ یہ اچھی راہیں نہیں ہیں جن کو تم نے اختیار کیا ہے۔ اور دن تھوڑے رہ گئے ہیں تمہارے اِس لئے خوف کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ لیکن افسوس کہ جو اطلاعیں وہاں سے مل رہی ہیں وہ ایسی اطلاعیں نہیں ہیں جن پر انسان اطمینان حاصل کر سکے۔ واپسی کی بجائے بعض معاملات میں مزید آگے بڑھ رہے ہیں چنانچہ آج ہی اطلاع ملی ہے ٹیلیفون پر کہ گوجرانوالے کی ہماری مسجد پر سے

مولویوں نے خود اوپر چڑھ کر کلمہ مٹایا!

کالی سیاہیاں پھیر کے اُس کی تصویریں بھی پہنچی ہوئی ہیں میرے پاس چند دن پہلے کی بات ہے۔ کوئی خدا کا خوف نہیں کیا کوئی حیا نہیں کی کہ ہم کن لوگوں میں شمار کئے جائیں گے۔ کلمہ مٹانے والوں نے اوپر جب اُس حالت میں موت آئے تو اُن کے متعلق کون کہہ سکتا ہے کہ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْن کا حق تم نے ادا کر دیا۔ بہر حال جس تاریکی میں وہ بس رہے تھے اُس کا انہوں نے حق ادا کیا۔ اور اِس گواہی کو اپنے ہاتھ سے مٹایا کالا رنگ پھیر کر کے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ایک ہے اور اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ احمدیوں نے دوبارہ نسبتاً اونچی جگہ پر وہی کلمہ مسجد پہ لکھ دیا۔ اور انہوں نے کرنا ہی تھا اور یہی کریں گے کوئی نہیں دُنیا میں طاقت جو احمدیوں کو کلمہ پڑھنے سے یا کلمہ لکھنے سے روک سکے۔ جو سزائیں تمہاری تیاری میں موجود ہیں بے شک نکالتے چلے جاؤ۔ بہر حال احمدی کلمے سے نہیں ہٹے گا یہ وہم دل سے نکال دے اگر کسی حکومت یا کسی قوم کے دماغ میں وہم ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا اور ٹھیک لکھا اور میری یہی اُن کو ہدایت تھی۔ بلکہ میری ہدایت کا کیا سوال ہے میری ہدایت تو مانتے ہی کلمے کی وجہ سے ہیں۔ کلمے کا رشتہ نہ ہو تو میں کیا چیز ہوں اُن کی نظر میں۔ اِس لئے بہر حال

ہر احمدی کلمہ پڑھے گا

کلمہ لکھے گا کلمہ اُس کا اوڑھنا بچھونا ہوگا کلمہ اُس کی زندگی کی ہر رگ میں دَوڑے گا۔ چنانچہ ان پر اب باقاعدہ اِس حکومت میں یہ مقدمہ درج ہوا ہے کہ احمدی کلمہ لکھ کر مسلمان بن رہے تھے۔ اِس لئے اِس جُرم میں اِن کو تین سال کی سزا ملنی چاہیئے اور چونکہ اُن کی بات تو سچی ہے احمدیوں نے لکھا ہے اِس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ لیکن چونکہ اُن کے پاس کوئی گواہ نہیں تھا۔ رات کو کسی نے لکھا اِس لئے اُن کی عادت یہ ہے کہ سچ کبھی ہو تو اُس میں محبت کی ملونی ضرور ملانی ہوتی ہے۔ چنانچہ تین آدمیوں کے نام چُن لئے ہیں اُنہوں نے کہ یہ وہ آدمی ہیں جن کے اوپر ہم گواہی دلوائیں گے۔ عجیب بے چاری قوم کا حال ہو گیا ہے۔ کہ قسمت سے سچ بولنے کا موقعہ بھی ہاتھ آئے وہ بھی گنوا دیتے ہیں۔ یہ کہہ دیتے ٹھیک ہے کسی نے لکھا ہے ہم تحقیق کریں گے لیکن اوپر سے یہ لعنت بھی مول لے لی کہ جھوٹا الزام اُن لوگوں پر لگایا جنہوں نے نہیں لکھا تھا۔ لیکن وہ کبھی عدالت میں پیش ہوں گے تو کہیں گے کہ اگر نہیں لکھا تو اب ہم لکھنے کے لئے تیار ہیں۔ ابھی بھی

ہم تمہارے سامنے یہ گواہی دیتے ہیں

کہ اللہ ایک ہے اُن کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اور یہ کلمہ پڑھ کر اُن کو گواہی دینی چاہیئے عدالت میں۔

پس اگر یہ فیصلہ کر لیا ہے قوم نے تو پھر کرے پھر تو یہ جیلیں تھوڑی رہ جائیں گی آپ کے لئے۔ پھر تو آپ کو اور جیلیں بنانی پڑیں گی۔ لیکن جس قسم کے تفرقات پھیل رہے ہیں مجھے تو ڈر ہے کہ اور بھی ہمارے پیچھے لیسے آنے والے ہوں گے جن کے ضمیر کچلے گئے ہیں۔ جن کی زبانوں پر تالے تم نے لگائے ہوئے ہیں۔ یہ تو اب رُکنے والا معاملہ نہیں ہے۔ اِس لئے جو کچھ بھی ہوگا، ہوگا اور ایک احمدی بھی اِس حالت میں نہیں مرے گا کہ وہ کلمہ مٹا رہا ہو ہاں اِس حالت میں جان دے گا کہ کلمہ لکھتے ہوئے اُس پر حملہ کیا گیا اور

کلمہ لکھنے کے نتیجہ میں اُسے موت کی سزا ملی

یہ ہے وہ مقام جس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْن۔ اے محمد مصطفیٰ کے غلامو! تم نے محمدؐ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے یہ ہاتھ تم نے نہیں چھوڑنا خواہ یہ ہاتھ کاٹا جائے یہ ہاتھ تم نے نہیں چھوڑنا خواہ تمہارے سر قلم کئے جائیں اور گردنیں کاٹی جائیں اِس ہاتھ کے ساتھ وابستہ رہو تو خدا کی قسم آسمان کا خدا گواہی دیتا ہے کہ اِس حالت میں اگر تم مرو گے تو آسمان اور زمین کا ذرّہ ذرّہ یہ گواہی دے رہا ہوگا کہ تم مسلمان ہو تم مسلمان ہو تم مسلمان ہو۔ اور

لعنتی ہیں وہ جو کلمہ مٹاتے ہوئے مارے گئے

جو کلمہ مٹانے کے زور میں اگر فساد ہوا اِس حالت میں جن کی جان نکل رہی ہوگی خدا کے فرشتے اُن پر لعنت پھینک رہے ہوں گے پس عجیب قوم ہے یہ عجیب حکومت ہے۔ کہ وہ لعنتیں اپنے ذمے سمیٹ رہے ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں کفار مکہ کے مقدر میں لکھی گئی تھیں جب ایک دفعہ قدم غلط سمت میں اُٹھتا ہے تو کس طرح اُٹھتے اُٹھتے ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں کہ منہ کی سیاہی سامنے پڑی ہوئی نظر آنے لگتی ہے۔ وہ سارے ہاتھ جو کلمے پر سیاہیاں مَل رہے ہیں۔ یہ وہی تو سیاہیاں ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ۔ اِن ہی سیاہیوں سے تمہارے منہ کالے کئے جائیں گے۔ قیامت کے دن اور اِس دُنیا میں بھی۔ اِس لئے احمدی نے تو کسی نے باز نہیں آنا یہ میرا پیغام ہے۔ اگر پاکستان کے احمدی قید میں چلے جائیں گے سارے۔ تو باہر کے احمدی جائیں گے وہاں اور کلمہ پڑھتے ہوئے داخل ہوا کریں گے۔ لیکن نہیں رُکیں گے کلمہ پڑھنے سے۔ یہ وہ مقام نہیں ہے جہاں ہم تم سے تعاون کر سکتے ہیں کسی قسم کا بھی۔ اِس لئے وہم بھی یہ دل سے نکال دو۔ اللہ تعالےٰ حفاظت فرمائے۔ اپنے بھائیوں کے لئے بھی دُعائیں کریں اور

اُن ظالموں کے لئے بھی دُعائیں کریں

جو اپنے لئے اپنے مقدر کو اتنا تاریک بنا چکے ہیں کہ روشنی کی کوئی کرن باقی رہتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ وہ سیاہی جس کا قرآن ذکر فرما رہا تھا خود اپنے منہ پہ مل بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فضل فرمائے اگر یہ باز نہیں آئیں گے تو میں یہ آپ کو بتا دیتا ہوں کہ پھر یہ قوم اپنے ملک کے ظالموں کے نہیں بلکہ غیر ملک کے ظالموں کے سپرد کی جائے گی۔ کیونکہ قرآن کریم یہ بتاتا ہے کہ جب ظلم حد سے بڑھ جایا کرتا ہے تو تم پر جلاد اور سفاک مقرر کئے جاتے ہیں اِس لئے بہت خوف اور خطرے کا مقام ہے۔ اللہ تعالےٰ رحم فرمائے اور جماعت احمدیہ کو اِن کو نجات بخشنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) +

چندہ اطفال

دفتر مرکزیہ کے فارم تجنید و تشخیص بجٹ اطفال کو مکمل کر کے فوری طور پر بھجوائیں۔ یاد رہے کہ ہر طفل کا ماہانہ چندہ ۲۵ پیسے ہے اور مرکزی اجتماع کا چندہ سال بھر میں ایک روپیہ ہے۔ اِسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ارشاد کے مطابق تمام اطفال کا "وقفِ جدید" میں شامل ہونا ضروری ہے لہٰذا ہر طفل سے ماہوار کم از کم پچاس پیسے یا ایک روپیہ ادا کرنے کا وعدہ لیا جائے۔ مرکز کو آپ کے عملی اقدام کی ضرورت ہے۔

سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ

ایک مسلم فرقے کی المناک داستان

مسٹر جی آر سیٹھی نمائندہ "دی ٹائمز آف انڈیا" بمبئی کا فکر انگیز شذرہ

ترجمہ و پیشکش مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر انچارج مبلغ مہاراشٹر بمعاونت مکرم سید عبدالمصور صاحب بمبئی

مسلمانوں کے مشہور احمدیہ فرقہ نے اپنے مُقام قادیان جو گورداسپور ضلع صوبہ پنجاب کا ایک قصبہ ہے میں ابتدائی نشو و نما پائی ہے ـــــ مگر پاکستان میں جہاں اس کے پیروکاروں کی اکثریت تقسیم ملک کے وقت ہجرت کر گئی تھی' ہمیشہ ظلم و تشدد کا شکار رہی ہے ـــ

وقتاً فوقتاً ان کے خلاف فسادات پھوٹ پڑنے کے نتیجہ میں ان کے مکانات نذر آتش کئے گئے' جائیدادیں لوٹی گئیں اور متعدد قتل کئے گئے' اور بہت سے بے گھر کئے گئے۔

پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک ہو رہا ہے۔ اور یہ لوگ ضلع جھنگ کے ایک چھوٹے سے قصبہ ربوہ میں تنہائی کے دن کاٹ رہے ہیں ـــ بہت سے دانشور جن میں مشہور و معروف نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام بھی شامل ہیں ذلت کی زندگی سے بچنے کے لئے غیر ممالک میں سکونت اختیار کر چکے ہیں۔ اور اپنے عقائد پر پابند ہیں ـــ

گذشتہ ماہ قادیان میں ان کا ۹۳واں سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ہندوستان اور غیر ممالک کے تقریباً دو ہزار نمائندے شریک ہوئے۔ مگر پاکستانی وفد کا شرکت نہ کرنا معنے خیز ہے ـــ

نظریہ رواداری

احمدی ـــ مذہبی رواداری کے نظریہ کے حامل ہیں۔ ان کے رہنما انسانی برادری اور ہر ایک سے محبت کی تعلیم دیتے ہیں۔ گو یہ لوگ قرآن کی تعلیم پر سختی سے کاربند ہیں مگر مذہبی رواداری میں یقین رکھتے ہیں۔ ان کے رہنما اکثر بین الاقوامی مذہبی کانفرنسوں میں شرکت کرتے ہیں ـــ ہر ایک احمدی کو اپنی آمد کا سولہواں حصّہ کم از کم اجتماعی فنڈ میں چندہ دینا ہوتا ہے۔ جو تبلیغی اور رفاہی کاموں میں خرچ ہوتا ہے۔ اسکولوں اور ہسپتالوں کو چلانے کے لئے امداد دی جاتی ہے اور ہونہار طلباء کو اعلیٰ تعلیم جاری رکھنے کے لئے امداد دی جاتی ہے ـــ

احمدی اور دوسرے مسلمانوں میں بنیادی فرق کا دار و مدار قرآن کی بعض پیشگوئیوں کی تفہیم میں ہے' یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

جارحانہ انداز

انکی (احمدیوں کی) سرگرمیوں کے جارحانہ انداز کی وجہ سے قدامت پسند علماء کے ایک گروہ شیخ احسن الدین' مولانا داؤد غزنوی' غازی عبدالرحمٰن' مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی سرکردگی میں ایک جہاد کا آغاز کیا تھا۔ جس میں جماعت احمدیہ کی تعلیمات کو غیر اسلامی قرار دیا تھا۔ اس (گروہ) نے اس صدی کی تیسری دہائی میں ایک تنظیم کی بنیاد ڈالی جو مجلس احرار کے نام سے مشہور ہوئی۔ اور سول نافرمانی کرتے ہوئے انہوں نے چھوٹے چھوٹے جتھے احمدیوں کی مخالفت کے لئے قادیان بھیجے۔ امن اور قانون شکنی کے خدشہ کے پیش نظر برطانوی گورنمنٹ نے مجلس احرار پر پابندی لگا دی تھی۔ یہ احرار کی شورش تھی۔ جس کی وجہ سے جماعتِ احمدیہ کی شہرت ہوئی اور بہت لوگ اس میں شامل ہوئے۔ اس وقت افراد جماعت کی تعداد ساری دُنیا میں ایک کروڑ سے بھی زیادہ ہے۔

۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے وقت عام مسلمانوں کی طرح قادیان کے احمدیوں کو پاکستان ہجرت کرنا پڑی۔ صرف ۳۱۳ افراد کو اپنے مرکز کی دیکھ بھال کے لئے رکھا گیا۔ تقریباً تیس ہزار افراد پاکستان ہجرت کر گئے جہاں ان کی تعداد بڑھ کر چالیس لاکھ ہو چکی ہے۔

۱۹۶۵ء میں دوسرے خلیفہ اور جماعت کے امام (حضرت) مرزا بشیر الدین (محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ) وفات پا گئے۔ ان کے بعد تیسرے خلیفہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی ۱۹۸۲ء میں وفات پا گئے اور موجودہ خلیفہ اور امام مرزا طاہر احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) ہیں۔ جو (ان دنوں) انگلینڈ میں ہیں۔ قادیان میں (حضرت) مرزا وسیم احمد (صاحب) جو بانی جماعتِ احمدیہ کے خاندان کے فرد ہیں۔ ہندوستان میں جماعت احمدیہ کے سربراہ ہیں۔ جبکہ تقریباً ایک ہزار (احمدی) افراد قادیان میں ہندو اور سکھ پڑوسیوں کے ساتھ امن اور بھائی چارگی سے رہتے ہیں دوسرے احمدی ہندوستان بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جن کی تعداد تقریباً تیس ہزار ہے ـــ

مختلف ممالک کے مختلف نظریات جہاں افراد جماعت احمدیہ آباد ہیں کو ملحوظ رکھتے ہوئے بانی جماعت احمدیہ اور خلفائے جماعت نے اپنے پیروکاروں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ اپنی اپنی حکومتوں کے وفادار رہیں قدرتی طور پر اس کی وجہ سے اس جماعت کو ایک بے ضرر جماعت کا درجہ حاصل ہے۔

اس فرقے کے بانی (علیہ السلام) کے وارث

پنجاب کے ایک مغل خاندان سے ہے جو بابر کے ہندوستان پر حملہ کے وقت آیا تھا۔ ان کے ایک جد امجد مرزا ہادی بیگ قاضی یا مجسٹریٹ مقرر ہوئے جن کا مرکز قادیان گاؤں میں تھا۔ ان کا دائرہ اختیار سینکڑے چھوٹی بستیوں پر تھا۔ پشتوں تک اس خاندان کو پہلے مغل حکمرانوں کی اور بعد میں برطانوی حکومت کی پشت پناہی حاصل رہی۔ (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب کو الہام ہوا کہ وہ مسیح موعود یا مصلح ہیں جو قرآنی تعلیمات کی صحیح تشریح کریں گے۔ احمدیوں کو اکثر ان کے بانی حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کی جائے پیدائش قادیان کی نسبت سے "قادیانی" بھی کہا جاتا ہے۔ جہاں انہوں نے ۱۸۸۹ء میں اس جماعت کی بنیاد رکھی تھی ـــ

ابتداء میں ان کے مرید بہت تھوڑے تھے۔ مگر رفتہ رفتہ انہوں نے مبلغ مقرر کئے اور جونہی یہ تعداد بڑھی کچھ مخالفت شروع ہو گئی جو دوسرے مذاہب کے علاوہ مسلمانوں کی طرف سے تھی ـــ

حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کی وفات کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب (خلیفہ) مذہبی راہنما منتخب ہوئے۔ جن کی راہنمائی میں جماعت نے مزید ترقی کی۔ ان کی وفات ۱۹۱۴ء میں ہوئی۔ اور ان کے بعد (حضرت) مرزا بشیر الدین (محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ) دوسرے خلیفہ ہوئے ـــ وہ بانی جماعت (علیہ السلام) کے فرزند ہیں۔ گو جماعت میں وراثت کا رجحان کوئی قاعدہ نہیں ہے ـــ ان کی قیادت میں جماعت دُور دُور تک پھیل گئی اور بہت سے مبلغین مقرر ہوئے۔ اور بہت سے احمدیہ مشن قائم ہوئے ـــ

(دی ٹائمز آف انڈیا بمبئی مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۸۵ء)

قائدین مجالس متوجہ ہوں

★ ـــ ہر جماعت جہاں تین یا اس سے زیادہ احمدی بچے ہوں وہاں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم ہونی چاہیئے۔

★ ـــ ہر مجلس میں ناظم اطفال اور مربی اطفال ضرور مقرر ہونے چاہئیں۔

★ ـــ ہر ماہ کم از کم دو تربیتی اجلاس اور دو مرتبہ مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ کی میٹنگ ہونا ضروری ہے۔

★ ـــ مجالس اطفال کو چاہیئے کہ اپنی ماہانہ رپورٹ کارگذاری مطبوعہ فارم پر لکھ کر مرکز میں دس تاریخ سے پہلے بھجوائیں۔

★ ـــ فارم تجنید و تشخیص بجٹ پُر کر کے بد دفتر مرکزیہ کو بھجوائیں۔

★ ـــ مرکز کی طرف سے آمدہ خطوط پر بر وقت کاروائی کر کے ان کے جواب مرکز میں بھجوایا جانا ضروری ہے۔

مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواست دعا: ـــ خاکسار کی والدہ محترمہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر پانے کے لئے نیز بھائیوں کے کاروبار میں برکت و ترقی اور افضال الٰہی کے حصول کے لئے تمام احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

اسلام اور مسلم *** ایمان اور مومن

ایمان جس کے ساتھ نہ ہو قوتِ عمل ◆ کشتی ہے جس کے ساتھ کوئی بادبان نہیں
(حضرت مصلح موعودؓ)

از مکرم ڈاکٹر سید حمید الدین احمد صاحب جمشید پور بہار

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے جو علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیئے گئے تھے تفسیر کبیر میں معرفتِ الٰہی کے وہ دریا بہائے ہیں جو فی زمانہ عدیم المثال ہیں۔ حضرت اقدسؓ نے آیت کریمہ وَ قَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ (سورۃ یونس رکوع ۱۴) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ کا جملہ بظاہر زائد معلوم دکھائی دیتا ہے کیونکہ اس سے پہلے فرما چکا ہے اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ لیکن درحقیقت یہ زائد نہیں ہے بلکہ ضرورت کے مطابق اور نئے معنے پیدا کرنے کے لئے آیا ہے۔ اسلام جب ایمان کے مقابلہ پر آجائے تو اس وقت ایمان کے معنے ایمانِ کامل کے ہوتے ہیں اور اسلام کے معنے ظاہری اطاعت کے ہوتے ہیں گویا اس موقعہ پر ایمان سے مراد قلبی اطاعت اور اسلام سے مراد ظاہری اطاعت ہوتی ہے۔ پس اس آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ اگر تم کو خدا تعالیٰ پر کامل یقین ہو چکا ہے تو اگر تم عملی طور پر اس ایمان کے ثمرات کو پرکھنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ پر توکل کرو اور اپنے سب کام اس کے سپرد کر دو۔ اس آیت میں بتایا ہے کہ قلبی ایمان کے بعد عملی تفسیر ہونا چاہیئے کیونکہ مومن کے لئے ایمان کا درجہ پہلے اور اسلام کا درجہ بعد میں آتا ہے۔ لیکن کمزور ایمان والے کے لئے اسلام کا درجہ پہلے اور ایمان کا درجہ بعد میں آتا ہے۔ کیونکہ کمزور ایمان والا پہلے اعمال شروع کرتا ہے۔ پھر اس کی وجہ سے آہستہ آہستہ اس کا دل قوی ہو جاتا ہے اور ایمان بھی مضبوط ہو جاتا ہے۔ لیکن جس شخص کو پختہ ایمان حاصل ہوتا ہے اس کے اعمال اس کے ایمان کے تابع ہوتے ہیں کیونکہ اس کی ترقی ذاتی ہوتی ہے۔ پس اصلاح کا کام بھی دل سے نکل کر ظاہر کی طرف آتا ہے۔ ادنیٰ درجہ کے آدمی کی اصلاح طفیلی ہوتی ہے اور دوسرے کے سہارے کی محتاج ہوتی ہے اس وجہ سے باہر سے اندر کی طرف آتی ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں کہ لَمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (حجرات رکوع ۲) یعنی تم لوگوں کو مسلمانوں کی صحبت سے ابھی ظاہری نقل کی توفیق ملی ہے پس یہ تو کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور یہ نہ کہو کہ ہم مومن ہو گئے ہیں کیونکہ ابھی قلبی صفائی کا مقام تم نے طے نہیں کرنا ہے۔"

اب یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ اسلام اور مسلم اور ایمان اور مومن بظاہر ہم معنے الفاظ ہیں۔ یعنی فرمانبردار اور ایماندار۔ لیکن بغور دیکھیں تو ان میں بہت بڑا فرق ہے۔ مسلم سے مراد ظاہری طور پر اطاعت کرنے والا ہے اور مومن سے مراد دلبشاشت قلب کے ساتھ اطاعت کرنے والا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر مسلم پکا مومن بھی ہو البتہ یہ ضروری ہے کہ ہر مومن پکا مسلم بھی ہوتا ہے۔ حضورؓ کا یہ فرمان کہ:- "جس شخص کو پختہ ایمان حاصل ہوتا ہے اس کے اعمال اس کے ایمان کے تابع ہوتے ہیں کیونکہ اس کی ترقی ذاتی ہوتی ہے۔ پس اصلاح کا کام بھی دل سے نکل کر ظاہر کی طرف آتا ہے۔ ادنیٰ درجہ کے آدمی کی اصلاح طفیلی ہوتی ہے اور دوسرے کے سہارے کی محتاج ہوتی ہے اس وجہ سے باہر سے اندر کی طرف آتی ہے۔"

علم الابدان یعنی ہومیو پیتھک بھی اسی بنیادی اصول پر مبنی ہے۔ ہومیو پیتھک میں علاج اندر سے باہر کی طرف کیا جاتا ہے اور باہر سے اندر کی طرف کا علاج کامل نہیں ہوتا ہے۔ یعنی جب تک اندرونی اصلاح نہ ہو ظاہری طور پر طبیعت کو سنبھالنا ایک سطحی علاج سمجھا جاتا ہے اور یہ اصول قانونِ قدرت کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے کیونکہ بیماری کا حملہ (سوائے حادثات کے) پہلے اندر کی طرف ہوتا ہے یعنی دل و دماغ پریشان ہوتے ہیں جس کے سبب سے انسان بد پرہیزی کرتا ہے اور قانون قدرت کی خلاف ورزی کر کے بیمار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے اندرونی اصلاح ضروری ہے تا بیماری کا قلع قمع ہو سکے پہلے شفا اندرونی حاصل ہوتی ہے تب کہیں جاکر انسان اپنے آپ کو ظاہری طور پر بھی بہتر محسوس کرتا ہے اور بیماری دور ہو جاتی ہے۔ بعینہٖ روحانی شفا یعنی ایمان کامل کے حاصل ہونے کے بعد روحانی بیماریاں یکسر دور ہو جاتی ہیں اور کامل مومن جو اتقا کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوتا ہے اس کے پاس روحانی بیماری پھٹک نہیں سکتی ہے وہ شفاءِ کامل حاصل کرتا ہے اور روحانی امراض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اگر وہ زندگی کے آخری لمحات تک اس مقام پر ڈٹا رہے تو اس کا انجام بخیر ہوتا ہے اور یہ محض خدا کے فضل و رحم پر منحصر ہے۔

کامل ایمان کے پیدا کرنے کے لئے تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن ہونا اور دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنا بہت ضروری ہے۔ خدا کرے کہ اپنے زندہ خدا پر زندہ ایمان یعنی ایمانِ کامل کی سعادت حاصل کرنے میں کامیاب ہوں۔ آمین۔ حضور انورؓ نے جو ایمان کامل کی تفسیر فرمائی ہے اس کے حاصل ہو جانے کے بعد

کوئی مشکل نہ رہے گی جو آسان نہ ہو

اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت مصلح موعودؓ کی روح پر بے انتہا رحمتوں کی بارش نازل کرے اور اعلیٰ سے اعلیٰ مقام حضور انورؓ کو اپنے رب کریم کے حضور حاصل ہو آمین ثم آمین

ملّت کے اِس فدائی پہ رحمت خدا کرے

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ◆

منقولات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اخلاقی جرأت

جناب سید خلیل اللہ حسینی صاحب صدر کل ہند مجلس تعمیر ملت اپنے مضمون "نقش العبادت" میں تحریر کرتے ہیں۔

"غلام احمد صاحب قادیانی نے جو مدعی نبوت تھے۔ جہاد کی مخالفت کی اور جہاد کو غیر ضروری قرار دیا۔ ان میں اتنی اخلاقی جرأت تو تھی کہ انہوں نے علی الاعلان جہاد کی مذمت کی لیکن آج کل کے علماء اور تقریباً سب ہی مذہبی جماعتیں غلام احمد قادیانی کی علی الاعلان مذمت تو کرتی ہیں۔ لیکن عملاً وہ سب کے سب جہاد کے منکر بنے ہوئے ہیں۔ اور یوں غیر شعوری طور پر قادیانی مذہب کے بانی کے ہم خیال بنے ہوئے ہیں۔" ("رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم" سووینیر ۱۹۸۳ء صفحہ ۱۲)

(مرسلہ حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدر آباد)

عشاقِ حق کے عزم و ثبات کی آزمائش

مولانا ابو الکلام آزاد

اصحاب کہف کو اگر اپنے عہد کے ضلالت و طغیان سے درماندہ و لاچار ہو کر پہاڑ کی غار میں پناہ لینی پڑی تو گو وہ عہد جا چکا ہے لیکن اس عہد کی ضلالت و طغیان اس دنیا سے رخصت نہیں ہوئی ہے۔ آج بھی عشاقِ حق کے عزم و ثبات کیلئے ایک ویسی ہی آزمائش درپیش ہے۔ آج بھی ظلم کی حکومت ہے۔ بطلان و فساد کی حکمرانی ہے۔ جور و طغیان کا دور دورہ ہے۔ اور اصحاب کہف کی بستی کی طرح صرف ایک ہی قطعۂ ارضی نہیں بلکہ تمام کرۂ ارضی کی خشکی و تری، حق و عدالت سے محروم ہو گئی ہے۔ اور خدا کی زمین پر اسکے مظلوم و درماندہ بندوں کیلئے کوئی گوشہ امن و عافیت باقی نہیں رہا ہے۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ۔ ایسے گویا زمین کی تمام پچھلی نامرادیاں لوٹ آئی ہیں۔ اور تاریخ عالم کی ساری گذری ہوئی شقاوتیں ایک ایک کر کے پلٹ رہی ہیں۔ سرزمین اصحاب کہف کا جبر و طغیان، فراعنۂ مصر کا ظلم و استبداد، نمارد کلدان کا غرور و تمرد، اصحاب مدین کا انکار و اعراض، قوم عاد کا فسق و عدوان یہ سب کچھ بیک ظرف و زمان جمع ہو گیا ہے۔ (ہفت روزہ بخشیات کلکتہ یکم جنوری ۱۹۸۵ء صفحہ ۴۳)

قومی یکجہتی اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ جمشید پور۔ بہار

ہمارے ملک بھارت کو آزاد ہوئے آج پورے سینتیس ۳۷ سال ہو رہے ہیں۔ حالیہ مردم شماری کی رو سے اب بھارت کی آبادی ستتر کروڑ بتائی جاتی ہے۔ جس میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ آباد ہیں۔ حصولِ آزادی کے بعد سے لے کر اب تک ملک کے بعض حصّوں میں مذہبی تعصب و دیوانگی کی وجہ سے ایسے فرقہ وارانہ فسادات رُونما ہوئے جس سے نہ صرف مالی وجانی نقصان ہوا بلکہ قومی یکجہتی اور ملک کی نیک نامی بھی متأثر ہوئی۔

دُنیا کا کوئی مذہب ایسا نہیں جو اپنے ماننے والوں کو مذہب کی بنیاد پر فسادات کی تعلیم دے۔ زور زبردستی سے غیروں کو اپنا ہم عقیدہ بنائے اور جو شخص اپنا ہم عقیدہ نہ بنے اُس سے جینے کے تمام حقوق چھین لے۔ اِس کے برعکس ہر مذہب کی متبعین کو بنیادی طور سے یہی تعلیم ہے کہ وہ سماج میں ہر ایک سے پیار محبت سکون اور امن وآشتی سے رہیں۔ یوں بھی چونکہ ہر دھرم کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے اس لئے خدا کی طرف منسوب ہونے والے کسی مذہب کی یہ تعلیم نہیں ہو سکتی کہ اس کے ماننے والے عقائد اختلاف کی وجہ سے خون ریزی کریں۔ مگر اس کے برعکس دیکھا یہ جاتا ہے کہ مذہب کے نام پر مذہب کے ٹھیکیداروں نے اس قدر خون بہایا ہے کہ تاریخ آج تک اس کے ماتم سے نجات نہ پا سکی۔

ربابِ اقتدار اور مُلک کے خیر خواہوں کی ہمیشہ یہ خواہش اور کوشش رہی کہ اس ملک کے باشندوں میں بلا لحاظ مذہب وملّت، ذات پات، زبان و تمدن، قومی یکجہتی کا جذبہ پیدا ہو۔ ہر مذہب کے ماننے والوں کو آزادی و ترقی کے مساوی حقوق ومواقع حاصل ہوں اور سب مل کر مُلک کی ترقی اور سر بلندی میں مصروف رہیں۔ اسی چیز کو ہمارے قومی لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو نے آزادی کی سولہویں سالگرہ پر تقریر کرتے ہوئے ان الفاظ بیان کیا تھا۔

"ہندوستان بہت سے مذاہب اور بہت سے لوگوں، مسلمانوں، ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں، بودھوں، پارسیوں وغیرہ کا وطن ہے۔ ان سب کے حقوق برابر ہیں اور وہ برابر کے شہری ہیں۔ جو شخص اس کے خلاف آواز اُٹھاتا ہے وہ ہندوستان سے غدّاری کرتا ہے۔ ہندوستان کو نقصان پہنچاتا ہے اور ہماری قوم پروری کو کمزور کرتا ہے۔"

(ہماری آواز۔ کانپور ۲۵ر اگست ۶۲ء)

آج ہمارے سیاسی اور قومی لیڈر قومی یکجہتی اور سالمیت کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو بار آور کرے اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں۔ لیکن اسی مُلک بھارت میں پیدا ہونے والے ایک مذہبی راہنما حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنی وفات سے صرف ایک دن قبل یعنی ۲۵ر مئی ۱۹۰۸ء کو بھارت واسیوں کے نام صلح کا ایک پیغام دیا جس میں آپؑ نے ہندو مُسلم دونوں قوموں کو قومی اتحاد اور بھائی چارگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

"جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اس کو کاٹتا ہے...... ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صُلح کے لئے بلاتا ہے۔ دُنیا پر طرح طرح کے ابتلاء نازل ہو رہے ہیں۔ جو کچھ مجھے خدا نے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دُنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور بُرے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دُنیا پر سخت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی ــــ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔

سو اے ہم وطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آدیں ہوشیار ہو جاؤ اور چاہیئے کہ ہندو مُسلمان باہم صُلح کرلیں۔"

(پیغام صلح)

مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں فرمایا کہ اس کائنات کا ایک خدا ہے جو تمام مخلوق کا خالق ہے۔ جہاں اُس نے انسان کی جسمانی ضروریات کے لئے ہر چیز مہیا کی وہاں روحانی ضروریات کے لئے بھی ہر ملک اور قوم میں اپنے رشی، مُنی، اوتار، نبی، رسول اور پیغمبر بھیجے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے۔

"وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ"

کہ کوئی قوم بھی ایسی نہیں گذری جس میں خدا کے نبی نہ گذرے ہوں۔

تمام اقوام اور مذاہب کے نبیوں، رشیوں اور مُنیوں کے تقدس واحترام کو قائم کرنے کے لئے آپؑ نے فرمایا:-

"یہ اُصول نہایت پیارا۔ امن بخش اور صُلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دُنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس یا چین میں یا کسی اور مُلک میں۔ اور خدا نے کروڑہا دِلوں میں ان کی حرمت وعظمت بٹھا دی ہے اور اُن کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا۔ اس اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں عزّت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔"

(تحفہ قیصریہ)

دورِ حاضر میں بہت سی ایسی کتب اور تواریخ شائع ہوئی ہیں جن میں پرانے واقعات کو توڑ موڑ کر پیش کیا گیا ہے حتّیٰ کے درسی کتابوں میں بھی ایسے واقعات داخل کر دیئے گئے ہیں جن کا حقیقت سے دُور کا بھی رابطہ نہیں اور یہ درس انگریزوں نے دیا ہے وہ ایسی تاریخیں لکھ گئے ہیں جن سے ہندو مُسلم دونوں اپنے اجداد کے کارناموں کو دیکھ کر شرم سے سر جُھکا لیتے ہیں۔ انگریزوں نے باہمی نفرت وعداوت کی آگ بھڑکا کر قریبًا ڈیڑھ سو سال تک ہندوستان میں حکومت کی۔ آج بھی ان کا دیا ہوا یہ سبق یہاں کی قوموں کو کسی طرح نہیں بھولتا کہ مغل بادشاہوں نے مندروں کو توڑ کر مسجدیں بنائیں۔

آج ہر پلیٹ فارم سے۔ اتحاد، اتفاق اور قومی یکجہتی کے نعرے بلند کئے جا رہے ہیں اور ہر طرف امن وآشتی کی تبلیغ کی جا رہی ہے ضرورت اِس امر کی ہے کہ ان فرضی واقعات اور افسانوں کو جن کا حقائق سے دُور کا بھی واسطہ نہیں دُہرایا نہ جائے۔ ظالم بھی گذر گئے اور مظلوم بھی گذر گئے اِن ہر دو کے اعمال کی ذمہ داری ہم پر نہیں۔ قرآن مجید نے اس مضمون کو بڑے عمدہ پیرائے میں بیان کیا ہے ا۔

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

کہ ایک قوم گذر گئی اُن کے اعمال اُن کے ساتھ اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ گذشتہ قوموں کے اعمال کے بارے میں کہ وہ کیا کرتے تھے تم سے کوئی باز پُرس نہیں ہوگی۔

اس ضمن میں مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ہم اس بات کو بھی افسوس کے ساتھ لکھنا چاہتے ہیں کہ جو اسلامی بادشاہوں کے وقت میں سِکھ صاحبوں سے اُس حکومت نے کچھ نزاعیں کیں یا لڑائیاں ہوئیں تو یہ تمام باتیں درحقیقت دنیوی اُمور تھے اور نفسانیت کے تقاضے سے ان کی ترقی ہوئی تھی اور دنیا پرستی نے ایسی نزعوں کو باہم بہت بڑھا دیا تھا۔ مگر دنیا پرستوں پر افسوس کا مقام نہیں ہوتا بلکہ تاریخ بہت سی شہادتیں پیش کرتی ہے کہ ہر ایک مذہب

(باقی صفحہ ۲ پر)

حضرت مسیحؑ کا یوم پیدائش بقیہ صفحہ نمبر ۲

اور اب یورپ کے معروف و ممتاز ہئیت دانوں اور ماہرین علم نجوم نے سالہا سال کی تحقیق کے بعد نہ صرف اس نقطۂ نگاہ کو درست قرار دیا ہے بلکہ اس سلسلہ میں مزید پیش رفت کرتے ہوئے حضرت مسیحؑ کے یوم پیدائش کی تعیین بھی کردی ہے۔ چنانچہ اخبار "ٹائمز" "مسیحؑ ۱۵ ستمبر کو پیدا ہوئے تھے" کے عنوان سے رقم طراز ہے:-

"لندن ۱۵ دسمبر — ایک ماہر علم نجوم کی تحقیق کے مطابق مسیحؑ کی پیدائش کا دن غلط تاریخ کو اور عرصہ سات سال کی تاخیر سے منایا جارہا ہے۔ انہوں نے یہ بیان (بائیبل کی روایت کے مطابق) آج سے قریباً دو ہزار سال قبل بیت اللحم میں نمودار ہونے والے ستارہ سے متعلق از سر نو تحقیق کی بنا پر داغ دیا ہے۔

ڈاکٹر پرسی سیومور PERCY SEYMOUR نے اخبار "ٹائمز" کو بتایا کہ وہ پراسرار چمکتی ہوئی روشنی جو تین دانشوروں کی مسیحؑ کی جائے پیدائش تک راہنمائی کا موجب بنی وہ ستارہ مشتری اور زحل کا ایک خط میں رونما ہونا تھا۔ یہ نشان ۱۵ ستمبر سات ق م کو رونما ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ عبوری دور کے کیلنڈر کی غلطی کی وجہ سے سن عیسوی کے آغاز کی تعیین میں بھی غلطی لگی۔

ڈاکٹر سیومور نے بیت اللحم کے ستارہ کے معمہ پر برطانیہ کے ایک ماہر فن ڈاکٹر ڈیوڈ ہگ DAVID HUGHES کی طرف سے نجوم فلکی کی حرکات اور کمپیوٹر کی مدد سے تیار کرکے شائع شدہ اعداد و شمار کی بنیاد پر جنوب مغربی انگلستان میں پلائی ماؤتھ کے پلانیٹوریم میں رات کے افق کو ظاہر کیا۔ ڈاکٹر سیومور نے کہا کہ ایک عظیم ستارہ پلانیٹوریم کے پردہ پر ظاہر ہوا تھا جو ڈاکٹر ہگ کی ۱۵ ستمبر کی تھیوری سے مطابقت رکھتا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ مسیحؑ کی پیدائش کے سالوں کے قریب کوئی اور امر اس ستارہ کے افق پر نمودار ہونے کی وجہ نہیں ہو سکتا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ زحل اور مشتری ہر دو ستاروں کا یہ یک وقت جوڑ ۷۹۰ سالوں میں صرف ایک دفعہ وقوع میں آتا ہے۔ ان کے نزدیک نجوم سماوی کا یہ نشان یقیناً پیدائش مسیحؑ کی نشاندہی کرتا ہے۔"

یوروپین ہیئت دانوں اور ماہرین علم نجوم کی یہ جدید تحقیق قرآن حکیم کے (ان) محیر العقول تاریخی انکشافات کو سچا ثابت کرتی ہے جو اس نے حضرت مسیحؑ کی زندگی کے مختلف مخفی رازوں پر سے پردہ اٹھاتے ہوئے کئے اور جن کی وضاحت کرنے کے بعد اس نے فرمایا:-

ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ۝
(مریم: ۳۵)

یعنی یہ ہے صحیح واقعہ عیسیٰ بن مریم کا۔ حق اور حقیقت پر مبنی بات جس میں لوگ اختلاف کرتے ہیں۔

(خورشید احمد انور)

دُعائے مغفرت

مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کے ایک مخلص خادم مکرم محمد ایوب نائیک صاحب ابن مکرم غلام محمد نائیک صاحب بعمر ۲۲ سال بلڈ کینسر کی وجہ سے سٹیٹ ہسپتال سرینگر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم بہت ہی مخلص، صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تہجد گذار نوجوان تھے۔ مجلس کے کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ مرحوم کی بیوہ اور ایک بیٹا بعمر ۲ سال ہے نیز والدہ صاحبہ اور ایک بھائی ہے۔ مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبدالحکیم قائد علاقائی کشمیر)

درخواست دُعا

مکرم غوثو میاں صاحب احمدی ساکن ہبلی (عمر قریباً اسی سال) ایک عرصہ سے قبض کی مستقل تکلیف میں مبتلا ہیں جس کی وجہ سے بے حد کمزوری محسوس کرتے ہیں اسی طرح مکرم فضل خان صاحب نودھی ساکن ہبلی (عمر قریباً پچھتر سال) بھی ضعف محسوس کرتے ہیں۔ ہر دو احباب کی کامل و عاجل شفایابی اور درازئ عمر کے لئے قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

اعلاناتِ نکاح

مختلف جماعتوں سے درج ذیل اعلانات نکاح پڑھے جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ قارئین سے ان تمام رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ [illegible]

(۱) - مکرم عبدالغفار صاحب آہنگر ابن مکرم عبدالغنی صاحب آہنگر ساکن رشی نگر کشمیر کا نکاح مکرمہ نسیمہ صاحبہ بنت مکرم عبدالسلام صاحب آہنگر کے ساتھ دو ہزار پانچ صد روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔ موصوف نے اس خوشی میں مبلغ دس روپے اعانت بدر میں دیئے ہیں جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

(۲) - مکرم عبدالغنی ڈگے صاحب ابن مکرم محمد اسمٰعیل ڈگے صاحب ساکن کوریل۔ [illegible] کا نکاح مکرمہ حمیدہ اختر صاحبہ بنت مکرم عبدالخالق ڈگے صاحب [illegible] آسنور کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۳) - مکرم محمد [illegible] صاحب نائیک ابن مکرم عبدالقدیر صاحب نائیک ساکن آسنور کا نکاح مکرمہ بینہ اختر صاحبہ بنت مکرم عبدالعزیز صاحب وانی ساکن آسنور کے ساتھ مبلغ سات ہزار روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۴) - مکرم ظہور [illegible] صاحب گنائی ابن مکرم غلام محی الدین صاحب گنائی ساکن ریشی نگر کا نکاح مکرمہ حنیفہ [illegible] بنت مکرم عبدالغفار صاحب گنائی ساکن ریشی نگر کے ساتھ مبلغ نو ہزار روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۵) - مکرم فاروق احمد صاحب میر ابن مکرم خواجہ عبدالسلام صاحب میر ساکن ریشی نگر کا نکاح مکرمہ نصیرہ صاحبہ بنت مکرم غلام محمد گنائی صاحب [illegible] ساکن شورت کے ساتھ مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۶) - مکرم مبارک احمد صاحب نائیک ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب نائیک ساکن آسنور کا نکاح مکرمہ اختر بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد ابراہیم صاحب توکر ساکن آسنور کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب نائیک نے اس خوشی میں مختلف مدات میں مبلغ -/۲۰ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔

(۷) - مکرم غلام محمد صاحب بٹ ابن مکرم عبدالعزیز صاحب بٹ ساکن آسنور کا نکاح مکرمہ محمودہ صاحبہ بنت مکرم ہارون رشید صاحب ڈار ساکن آسنور کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۸) - مکرم شکیل الرسول ڈار صاحب ولد مکرم غلام رسول صاحب ڈار ساکن آسنور کا نکاح مکرمہ حنیفہ بانو صاحبہ بنت مکرم ہارون رشید صاحب ڈار ساکن آسنور کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۹) - مکرم فاروق احمد صاحب نائیک ابن مکرم غلام محمد صاحب نائیک ساکن آسنور کا نکاح مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد [illegible] صاحب ساکن آسنور کے ساتھ مبلغ ایک ہزار آٹھ صد روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔ مکرم غلام محمد صاحب نائیک نے اس خوشی میں مبلغ تیس روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔

(۱۰) - مکرم شاہد احمد صاحب ڈار ابن مکرم علی محمد ڈار صاحب ساکن ناصر آباد کشمیر کا نکاح مکرمہ کشور حبیب صاحبہ بنت مکرم حبیب اللہ صاحب [illegible] ساکن ناصر آباد کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۱۱) - مکرم منظور احمد بابا صاحب ابن مکرم غلام [illegible] بابا صاحب ساکن ناصر آباد کا نکاح مکرمہ نسیمہ بانو صاحبہ بنت مکرم عبداللہ ڈار صاحب کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۱۲) - مکرم عبدالعزیز صاحب آہنگر ابن مکرم [illegible] آہنگر صاحب ساکن اوشہ گام کا نکاح مکرمہ دلشاد بانو صاحبہ بنت مکرم عبدالسلام صاحب آہنگر ساکن شورت کے ساتھ مبلغ ڈھائی ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۱۳) مکرم مبارک احمد صاحب لون ابن مکرم عبدالغنی صاحب لون ساکن شورت کا نکاح مکرمہ شکیلہ بانو صاحبہ بنت مکرم علی محمد صاحب لون ساکن شورت کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۱۴) - مکرم مبارک احمد صاحب گنائی ابن مکرم عبدالغنی صاحب گنائی ساکن شورت کا نکاح مکرمہ عتیقہ بانو صاحبہ بنت مکرم عبدالقادر صاحب ڈار ساکن شورت کے ساتھ مبلغ

پندرہ صد روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۱۵) - مکرم شیخ نعمان اللہ صاحب ابن مکرم شیخ قمر صاحب ساکن پنکال کا نکاح مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ بنت مکرم مبشر احمد خان صاحب ساکن کیرنگ کے ساتھ مبلغ ساڑھے سات ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۱۶) - مکرم کریم خان صاحب ابن مکرم عبدالباری خان صاحب ساکن کرڈاپلی کا نکاح مکرمہ رازن بیگم صاحبہ بنت مکرم مبشر احمد خان صاحب ساکن کیرنگ کے ساتھ مبلغ سات ہزار پانچ صد روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۱۷) - مکرم اے ایم نصیر خان صاحب ابن مکرم ایم انی وشا صاحب مرحوم ساکن کوڈیا ظہر کا نکاح مکرمہ رقیہ شریف نجمہ صاحبہ بنت مکرم کریم موسیٰ صاحب ساکن کالیکٹ کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۱۸) - مکرم اے عبداللہ صاحب دار مکرم علیار کنجی صاحب ساکن چیلاکرا کا نکاح مکرمہ ایم - ایم مریم صاحبہ بنت مکرم محمد صاحب ساکن چیلاکرا کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۱۹) - مکرم ٹی - صدیق احمد صاحب ابن مکرم ٹی این صاحب مریاکنی کا نکاح مکرمہ ممتاز صاحبہ بنت مکرم اے حمزہ صاحب ساکن مریاکنی کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۲۰) - مکرم ٹی - ایچ - عبدالغفور صاحب ابن مکرم ایس وی قمرالدین صاحب ساکن پینگاڈی کا نکاح مکرمہ پی پی رحیمہ صاحبہ بنت مکرم اے ابراہیم کٹی صاحب ساکن پینگاڈی کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۲۱) - مکرم محمود احمد صاحب میرجی ولد مکرم دادا بھائی صاحب میرجی ساکن ہبلی کا نکاح مکرمہ فوزیہ مبینہ صاحبہ بنت مکرم میر ضیاء الرحمٰن صاحب ساکن سیموگہ کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔

(۲۲) - مکرم انیس احمد صاحب دانی ابن مکرم ظہور حسین صاحب دانی ساکن بردہ رائے پور کا نکاح مکرمہ نسرین طلعت صاحبہ بنت مکرم محمود احمد نورالامین صاحب ساکن دھنباد کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔

وفات حسرت آیات

محترم غلام قادر صاحب شرق بنگلوری مرحوم کی بیٹی اور محترمہ علیمہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم غلام حسین کریم علی صاحب کی بڑی ہمشیرہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بوجہ ہائی بلڈ پریشر دماغ کی رگ پھٹ جانے کے باعث مسلسل دو روز تک ہسپتال میں بے ہوش رہنے کے بعد مورخہ ۱۸/۱/۸۵ بروز جمعۃ المبارک بوقت نو بجے شب وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؕ۔

مرحومہ متقی و پرہیزگار، شرک اور بدعت اور محرمات سے مجتنب رہنے والی صوم وصلوٰۃ کی پابند، خدمت خلق کا بے انتہا جذبہ رکھنے والی اور بہت سی دوسری خوبیوں کی حامل مخلص احمدی خاتون تھیں۔ مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس انچارج مبلغ حیدرآباد نے احباب کی معیت میں گھر پر اور محترم الحاج محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ حیدرآباد نے قبرستان میں نماز جنازہ ادا کی۔ بعدہٗ موصیہ ہونے کی وجہ سے آپ کے تابوت کو امانتاً سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے اپنی پانچ بیٹیاں قادیان میں بیاہیں اور بارہا قادیان کا سفر اختیار کر کے کئی کئی ماہ تک وہاں رہیں۔ قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ بلندی درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔

(خاکسار مسعود احمد انیس معلم وقف جدید حیدرآباد سکندرآباد)

درخواست ہائے دعا

● - مکرم سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعظیم صاحب درویش قادیان گردے میں نقص پیدا ہو جانے کی وجہ سے علیل ہیں کامل و عاجل شفایابی کے لیئے ● - مکرم نذیر احمد صاحب ڈار شہر اپنے والد کی کامل صحت اور شفایابی کے لیئے ● - مکرم مرزا رشید انور بیگ صاحب مقیم ابو ظہبی پوتے حضرت بابا ہدایت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ یکے از اصحاب احمد علیہ السلام لکھتے ہیں کہ پچاس روپے اعانت بدر میں بھجوا رہے ہوئے مزید نیک مدارج اور خادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے کیلئے۔ (ایڈیٹر)

پروگرام دورہ محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ

جیسا کہ احباب جماعت کو یہ خوشخبری مل چکی ہے کہ ہندوستان کے دارالخلافہ دہلی میں جماعت احمدیہ کی مسجد اور دارالتبلیغ تعمیر کرنے کے لئے زمین خریدی گئی ہے اب جلد ہی نقشہ کے مطابق تعمیر کا کام شروع کیا جا رہا ہے۔ لہذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور تعمیر مسجد احمدیہ دارالتبلیغ دہلی کے لئے زیادہ سے زیادہ عطایا دیکر ثواب دارین حاصل کریں۔

مسجد احمدیہ دہلی کے سلسلہ میں محترم مولانا الحاج بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ مورخہ ۱۴/۲/۸۵ سے حسب ذیل جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعاون فرماویں۔

(۱) - ۱۴ فروری تا ۱۹ فروری کلکتہ میں قیام ہوگا۔

(۲) - ۲۲ فروری کو پالگھاٹ میں کانفرنس میں شرکت کے بعد ۴ مارچ تک کیرالہ کی بعض جماعتوں کا دورہ ہوگا۔

(۳) - ۵ مارچ تا ۱۰ مارچ کو تامل ناڈو کی جماعتوں کا دورہ ہوگا۔ ۹ تا ۱۰ مارچ کو مدراس میں قیام ہوگا۔

(۴) - ۱۱ مارچ تا ۱۸ مارچ حیدرآباد میں قیام ہوگا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جن احباب نے وعدہ جات لکھوائے ہیں وہ جلد وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ فرماویں نیز اپنے وعدہ جات میں اضافہ بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

احباب جماعت محتاط رہیں

ایک شخص جس کی عمر چھبیس سال کے درمیان ہے۔ رنگ سانولہ، جسم مناسب طور پر بھاری اور گٹھا ہوا ہے۔ دیکھنے میں وجیہ معلوم ہوتا ہے اپنے نام کے ساتھ عموماً حاجی لگاتا ہے۔ یہ شخص چند ماہ قبل قادیان آیا تھا اور بعض افراد سے دھوکہ دہی کے ذریعہ رقوم وصول کر کے فرار ہوگیا۔ اس کے بعد اب یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یہ شخص مختلف جماعتوں میں جاکر اپنے آپ کو احمدی ظاہر کر کے جعلسازی اور دھوکہ دہی سے رقوم اور سامان وغیرہ اٹھانے کی کوشش میں سرگرداں ہے۔ لہذا احباب اس شخص سے محتاط رہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

بقیہ صفحہ اول

آداب اور سلیقے بھی اپنانے کی سعادت پائیں جو عبادت کی اصل روح اور مغز ہیں اور اس کی عظمت ہمارے رگ و پے میں اس طرح رچ بس جائے کہ اس کے غیر کا ڈر یا خوف ہمارے قریب بھی نہ آنے پائے آمین۔

بقیہ صفحہ ۱۰

کیسے لوگوں میں یہ نمونے موجود نہیں کہ راج اور بادشاہت کی حالت میں بھائی کو بھائی نے اور بیٹے نے باپ کو اور باپ نے بیٹے کو قتل کر دیا۔ ایسے لوگوں کو مذہب اور دیانت اور آخرت کی پرواہ نہیں ہوتی .... ہر ایک فریق کے نیک دل اور شریف آدمی کو چاہیئے کہ خود غرض بادشاہوں اور راجاؤں کے قصوں کو درمیان میں لاکر خواہ مخواہ اُن کے کینوں سے جو محض نفسانی اغراض پر مشتمل تھے آپ حصہ نہ لیں۔ وہ ایک قوم تھی جو گذر گئی۔ اُن کے اعمال ان کے لئے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے ہمیں چاہیئے کہ اپنی کھیتی میں اُن کے کانٹوں کو نہ بوئیں اور اپنے دلوں کو محض اس وجہ سے خراب نہ کریں کہ ہم سے پہلے بعض ہماری قوم میں ایسا کر چکے ہیں۔"

(ست بچن)

وصایا

منددجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر مع مکمل تفصیل کے آگاہ کریں۔
سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۶۹۹: میں شرافت احمد خان ولد مکرم سخاوت علی خان صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ حال کٹک ڈاکخانہ کٹک ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میری حسب ذیل جائیداد غیر متروکہ ہے جس میں چار بھائی ایک بہن اور والدہ صاحبہ حصہ دار ہیں اور فی الحال اس جائیداد کی آمد والدہ صاحبہ اور چھوٹے بھائیوں کے مصرف میں ہے۔ بہرحال جب مجھ کو اس کا حصہ ملے گا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

زرعی زمین ۷ ایکڑ قیمت	۲۵۰۰۰ — — ۰۰
مکانات قیمت	۹۰۰۰ — — ۰۰
میزان	۳۴۰۰۰ — — ۰۰

اس کے علاوہ مجھے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ۵۴۰/- روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۸۳ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید صباح الدین انسپکٹر بیت المال کٹک	شرافت احمد خان مبلغ سلسلہ	بشیر احمد خادم درویش

وصیت نمبر ۱۴۷۰۰: میں زیب النساء صدیقہ بنت مکرم مولوی عبدالستار صاحب قوم مسلم پیشہ معلمہ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلامت باغ پتھاور ڈاکخانہ بخشی بازار ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقول و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

زیورات طلائی سونے کا چابی ۱ عدد ۱/۲ ۳ تولہ چوڑیاں چار عدد ۱/۲ ۲ تولہ کان کے پھول ۱ تولہ انگوٹھیاں چین لاکٹ ۱/۲ ۱ تولہ کل ۱/۲ ۸ تولے	۱۷۰۰۰ — — ۰۰
زیورات نقرئی ۲۰ تولہ قیمت	۸۰ — — ۰۰
میزان	۱۷۰۸۰ — — ۰۰

اس کے علاوہ مجھے اس وقت کل مبلغ ۹۷۰/- روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ اور اگر میں جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
محمد عبدالرحیم	زیب النساء صدیقہ	ابوصالح صدر جماعت احمدیہ

وصیت نمبر ۱۴۷۰۱: میں شیخ عبدالحنان ولد شیخ عطاء اللہ صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازم عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۴ء ساکن پٹھان محلہ ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴/۱/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

ایک عدد مکان محلہ پٹھان میں جس کی موجودہ قیمت	۱۰۰۰ — — ۰۰

اس کے مقابل فی الحال میرے ذمہ ۸۰۰/- روپیہ قرضہ ہے۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد ... /- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۸۳ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شمس الدین خان	شیخ عبدالحنان	شیخ مختار حسین

وصیت نمبر ۱۴۷۰۲: میں سیدہ امۃ النور زوجہ مختار حسین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قاضیاں محلہ سورو ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴/۱/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

زیورات طلائی کان کی بالی ۱/۲ تولہ قیمت	۵۰۰ — ۰۰
حق مہر بذمہ خاوند	۳۰۰۰ — ۰۰
	۳۵۰۰ — ۰۰

نیز مجھے میرے خاوند کی طرف سے ۲۰/- روپے ماہوار جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۳ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
شیخ مختار حسین خاوند موصیہ	سیدہ امۃ النور	اسماعیل خان

وصیت نمبر ۱۴۷۰۵: میں شیخ مختار حسین ولد مکرم شیخ خیر علی صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ... ساکن سورو قاضیاں محلہ ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴/۱/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میرے والد صاحب محترم زندہ ہیں۔ اس لئے میری کوئی جائیداد نہیں ہے اس وقت تجارت سے ماہوار ۹۰۰/- روپے ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شمس الدین خان	شیخ مختار حسین	اسماعیل احمد خان

وصیت نمبر ۱۴۷۰۶: میں شیخ محمد تبارک احمد ولد شیخ حاجی شمس الحق صاحب ... عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۵۲ء ساکن شنکر پور بھدرک ڈاکخانہ ... ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴/۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری گزارہ ماہوار آمد ہے جو اس وقت مبلغ ۱۲۰۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۳ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شیخ محمد عبدالرب	محمد تبارک	نور محمد شاہ احمدی

وصیت نمبر ۱۴۷۰۷: میں شاہدہ خاتون زوجہ مکرم رفیق احمد صاحب احمدی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شنکر پور ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴/۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

زیورات طلائی گلے کا ہار کان کے کانٹے بندے ہاتھ کی چوڑیاں کل وزن ۴ تولہ	۴۰۰۰ — ۰۰
حق مہر بذمہ خاوند	۲۰۰۰ — ۰۰
میزان	۶۰۰۰ — ۰۰

اس کے علاوہ مجھے خاوند کی طرف سے مبلغ ۲۰/- روپیہ ماہوار جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے اگر اس کے علاوہ کوئی مزید جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
رفیق احمدی	شاہدہ خاتون احمدی	شیخ غلام مہدی محمود

وصیت نمبر ۱۴۷۰۸ — میں شیخ شمیم قمر زوجہ شیخ محمد عبدالرب صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھدرک واقع محلہ ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۱۲-۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

زیورات طلائی ۱/۲ ۲ تولہ قیمت	۳۰۰۰
حق مہر بذمہ خاوند	۲۰۰۰
میزان	۵۰۰۰

اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے ۱۰۰/- روپے ماہوار جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
شیخ محمد عبدالرب	شمیم قمر	شیخ غلام مہدی محمود

وصیت نمبر ۱۴۷۰۹ — میں سید نعیم احمد عبدالرحیم ثانی ولد سید مبشر احمد صاحب مرحوم قوم سید پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنک سٹریٹ کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۱۱-۸۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری خاص کوئی جائیداد اس وقت نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۸۵۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شیخ محمد یونس	سید نعیم احمد عبدالرحیم ثانی	سید صباح الدین انسپکٹر بیت المال کلکتہ

وصیت نمبر ۱۴۷۱۰ — میں عصمت بیگم زوجہ اسلم کے زبیر احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ کلکتہ صوبہ بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۸-۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

نقرئی زیور ایک سیٹ چاندی کی پازیب قیمت	۵۰
چوڑیاں طلائی ۶ تولہ کان کا زیور ایک تولہ ناک اور کان کا پھول ۱/۲ تولہ انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد ۱/۲ تولہ گلے کا چین ایک تولہ کل وزن ۱۰ تولہ قیمت	۱۰۲۰۰
حق مہر بذمہ خاوند	۵۰۰۰
میزان	۱۵۲۵۰

اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے ۱۰۰/- روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے علاوہ اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
اسلم کے زبیر احمد	عصمت بیگم	محمد نور عالم احمدی امیر جماعت

وصیت نمبر ۱۴۷۱۱ — میں سید محمد بشیر عالم ولد سید محمد عاشق حسین صاحب قوم سید پیشہ تجارت عمر ۵۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۵ پارک اسٹریٹ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۲-۸۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میرے والد صاحب تاحیات ہیں اس لئے فی الحال جدی جائیداد میں سے کوئی جائیداد درج نہیں کی جارہی ہے۔ مجھے جدی جائیداد ملے گی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت کلکتہ میں سن رائز ربڑ پروڈکٹس کی ۲۹ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹ میں اس نام کی فیکٹری ہے۔ اس فیکٹری کی زمین کرایہ پر ہے باقی سرمایہ ذاتی ہے جو اندازاً ڈیڑھ لاکھ قیمت کا ہے۔ جس سے مجھے ماہوار آمد اندازاً پندرہ سو روپے ہے نیز جائیداد کی آمد کے علاوہ کوئی اور آمد پیدا کی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس تمام آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت یکم اپریل ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد نور عالم احمدی امیر جماعت	سید محمد بشیر عالم	سید صباح الدین انسپکٹر بیت المال کلکتہ

وصیت نمبر ۱۴۷۱۲ — میں سیدہ امۃ الحی زوجہ مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب قوم پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھینٹور ڈاکخانہ بھینٹور ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۸-۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

زیور طلائی گلے کا ہار ہاتھ کی چوڑی کان کے بالے انگوٹھی کل وزن ۶ تولہ	۱۲۰۰۰
زیور نقرئی کمر پٹی وزنی ۴۰ تولہ قیمت	۱۲۰۰
حق مہر بذمہ خاوند	۵۰۰۰
میزان	۱۸۲۰۰

اس کے علاوہ میں بطور ٹیچر کام کرتی ہوں اور مجھے ۸۶۰/- روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
محمد انوار الحق	سیدہ امۃ الحی	عبدالقادر خان

وصیت نمبر ۱۴۷۱۳ — میں ڈاکٹر محمد انوار الحق ولد مکرم محمد عطاء صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھینٹور ڈاکخانہ بھینٹور ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۸-۸۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ میری جائیداد پنجاب میں زرعی زمین ۱/۲ ۳ ایکڑ ہے مگر ابھی غیر تقسیم شدہ ہے جب تقسیم ہو کر مجھے ملے گی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسی طرح ایک مکان گورنمنٹ سے قرض لے کر بنایا ہے انشاء اللہ اس کا قرضہ ادا ہونے کے بعد جب یہ مکان پورا ملکیت میں ہوگا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۲۲۰۰/- روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد بھی کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
رمضان خان	محمد انوار الحق	عبدالقادر خان

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE - 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لورچت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔

(فتح اسلام صفحہ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلاک نمبر
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

○ الیکٹریکل انجینیرس ○ لائسنس کنٹراکٹر ○ الیکٹریکل ورکنگ ○ ریڈ وائینڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAYCHOURY

C/10 LACHMI GOBIND APART. J. P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

574108
689389 } ٹیلی فون:-

BOMBAY - 58.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ:-

23-5222
23-1652 } ٹیلیفون نمبر:-

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹرکیں HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈز

PERFECT TRAVEL AIDS

D/2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

ریگزین۔ نرم چمڑے۔ جنس۔ اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس منی پرس پاسپورٹ کور۔ اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

ہر کار، موٹر سائیکل، سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل کیجئے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 75360.

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ ۔ کلکتہ ۱۷ ... ۷۰۰ ۔ فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ { کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جوان ڈریسز ۔ مدینہ میدان روڈ ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

نیشنل الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو ۔ ٹی ۔ وی ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 5, ALBERT VICTOR ROAD, FORT,

GRAM - MOOSA RAZA }
PHONE :- 605558 }

BANGALORE -2.

حیدر آباد میں

فون نمبر :- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش اور قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۷ ۔ ۱ ۔ ۱۶ سعید آباد ۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۱۲۲)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-13.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !